اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

اقرأ
جامعۃ الطیبات للبنات الصالحات
گوجرانوالہ پاکستان

اسلامی عقائد

حکیم الامت
حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

مولانا محمد سیف الرحمٰن قاسم
فاضل مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ
وجامعۃ ام القریٰ مکہ مکرمۃ

وفاق المدارس العربیہ کے نصاب میں شامل کتاب
بہشتی زیور میں مندرج عقائد کی دلنشین توضیح

جامعۃ الطیبات للبنات الصالحات
4- کنور گڑھ، کالج روڈ، گوجرانوالہ

نام کتاب	:	اسلامی عقائد
تالیف	:	حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ
توضیحات	:	مولانا سیف الرحمٰن قاسم
تعداد	:	۵۰۰
طبع اول	:	رجب المرجب ۱۴۲۵ھ اگست 2004ء
ناشر	:	جامعة الطيبات للبنات الصالحات گوجرانوالہ

ملنے کے پتے

مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور

مکتبہ فاروقیہ حنفیہ عقب فائیر بریگیڈ گوجرانوالہ

نعمان اکیڈمی مکی مسجد ڈیوڑھا پھاٹک گوجرانوالہ

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ گرامی قدر

من جانب حضرت مولانا مفتی عبدالقدوس ترمذی دامت برکاتہم العالیہ

الحمدللہ و کفٰی وسلام علٰی عبادہ الذین الصطفٰی۔امابعد :

دینِ اسلام اللہ تعالیٰ کا آخری دین اور قیامت تک کے لئے پسندیدہ دین ہے حق تعالیٰ خودفرماتے ہیں ان الدین عنداللہ الاسلام ○ اسلام کے سوااب کسی دین میں نجات نہیں کوئی بھی اہلِ کتاب چاہے وہ یہودی ہو یا عیسائی ان کوبھی نجات تب ملے گی جب وہ دین اسلام کوتسلیم کریں گے اس کے بغیر کسی بھی مذہب پر چلنے والے کے لئے نجات نہیں ہے۔ **کما قال تعالٰی ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منه وهو فی الاٰخرة من الخاسرین** اسلام مکمل اور جامع دین ہے حجۃ الوداع کے موقع پر تکمیل دین واتمام نعمت کا اعلان اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعہ فرمایا **الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً** دین اسلام کی تعلیمات اپنی جامعیت کے اعتبار سے دین کے تمام شعبوں عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت اوراخلاق پر مشتمل ہیں اور یہی اس کی خوبی ہے وہ انسان کی پوری زندگی کے لئے رہنمائی کرتا ہے زندگی کا کوئی موڑ اور کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں اس کی ہدایات موجود نہ ہوں، حضورِ اکرم ﷺ نے دین کے تمام شعبوں کے لئے بڑی جامع اور سنہری ہدایات عطا فرمائی ہیں جن پر عمل پیرا ہوکر ایک انسان صحیح معنی میں کامل مسلمان بن سکتا ہے دنیا وآخرت کی فوز وفلاح اور حقیقی کامیابی اسی میں ہے کہ اسلام کی تعلیمات کو پورے طور پر اپنایا جائے۔

اسلام کے تمام شعبوں میں سب سے زیادہ اہم شعبہ ایمانیات اور عقائد ونظریات کا شعبہ ہے کیونکہ عقائد تمام اعمال کی بنیاد ہیں اگر عقائد صحیح نہ ہوں تو اعمال بے کار ہیں اس لئے عقائد کا صحیح ہونا انتہائی ضروری ہے۔

یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ بہت سے حضرات ایسے ہیں جو زبان سے کلمہ تو پڑھتے ہیں لیکن ان کو یا تو بنیادی عقائد کا علم نہیں یا وہ غلط عقائد ونظریات کے حامل ہیں اور اس کی اصل وجہ دین سے ناواقفیت ہے اس لئے اس امر کی بڑی ضرورت ہے کہ قرآن و سنت کے مطابق حق تعالیٰ اور حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، اولیاء کرام، قیامت، قبر، حشر، جنت، جہنم، اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتب، ملائکہ وغیرہ کے متعلق جو صحیح عقائد ونظریات ہیں ان کی عام اشاعت کی جائے تاکہ عوام و خواص ان پر مطلع ہوکر عقائد صحیح فرمالیں اور یقیناً صحیح عقائد وہی ہیں جو اہلِ السنۃ والجماعۃ کے عقائد ہیں اس لئے کہ یہی جماعت نجات پانے والی اور حق پر ہے جیسا کہ حضورِ اکرم ﷺ نے نجات پانے والی جماعت کے متعلق خود ارشاد فرمایا ما انا علیہ و اصحابی اہلِ السنۃ کے عقائد ونظریات علم کلام وعقائد کی کتب میں موجود ہیں جو صدیوں سے متوارث طور پر ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل ہوتے آرہے ہیں اور قیامت تک ان شاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ یوں ہی جاری رہے گا، بحمد اللہ تعالیٰ اس موضوع پر ہر زبان میں کتب موجود ہیں مسلمان مردوں کے لئے عموماً اور خواتین کے لئے بطور خاص حضرت اقدس حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ نے ایک سو سال قبل بہشتی زیور جیسی عظیم اور مقبول ترین کتاب کے پہلے حصہ میں اسلامی عقائد کو نہایت آسان اور سادہ لفظوں میں بزبان اردو مرتب فرمایا جس سے امت کو بے حد نفع ہوا لاکھوں مسلمانوں کی اس سے اصلاح ہوئی بہشتی زیور کا نفع بحمدہٖ تعالیٰ سو سال سے برابر جاری

ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ جاری رہے گا حق تعالیٰ حضرت اقدس حکیم الامت مجدد ملت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کو بہت بہت جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ کے درجات عالیہ کومزید بلند فرمادیں۔ امین!

بہشتی زیور کے حصہ اول میں جو عقائد ذکر کئے گئے ہیں ان میں اختصار کو پیش نظر رکھا گیا تھا اور پھر ان پر عنوان بھی قائم نہیں کیا گیا اس لئے ضرورت تھی کہ ان عقائد پر عنوان قائم کئے جائیں اور ضروری عقائد کا اضافہ کر کے ان کو الگ شائع کیا جائے تا کہ ان کا افادہ مزید عام ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ خدمت ہمارے مکرم ومحترم فاضل صالح حضرت مولانا سیف الرحمٰن قاسم صاحب مدظلہ سے لی، مولانا موصوف نے بڑی محنت سے ان پر عنوانات قائم کئے پھر حل سوالات کے تحت سوال و جواب کے عنوان سے تمام عقائد کو بڑے عمدہ انداز سے حل فرما کر ان کے یاد کرنے کو بہت آسان کر دیا جزاھم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔ یہ رسالہ انتہائی قیمتی اور اس قابل ہے کہ ہر بچے اور بچی کو سبقاً پڑھایا جائے۔

امید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں رسالہ مفیدہ ''عقائد علمائے دیوبند'' بھی مکمل طور پر اس میں شامل کر لیا جائے گا اس سے اس کی افادیت میں یقیناً اضافہ ہوگا۔ واللہ الموفق والمعین۔

فقط

احقر عبدالقدوس ترمذی غفرلہ

خادم جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

۱۲ رجب المرجب ۱۴۲۵ھ

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفی وسلام و علی وعبادہ الذین اصطفیٰ ۔ اما بعد

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ان الدین عند اللہ الاسلام۔ دین اللہ کے ہاں اسلام ہی ہے۔ اور اسلام حضرت نبی کریم ﷺ کے لائے ہوئے دین کا نام ہے۔ ایک مرتبہ مجھے ایک شخص نے کہا۔ دنیا میں بہت سے دین ہیں ہر دین کے پیروکار دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم ہی حق پر ہیں ہم مسلمانوں کے برحق ہونے کی کیا دلیل ہے؟

اس عاجز نے کہا! ہر دین میں کسی کو مسلمہ شخصیت مانا جاتا ہے۔ ہمارے دین میں مسلمہ ہستی حضرت نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ عیسائی حضرات عیسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں اسلام سے پہلے کا کوئی دین اس لئے اب قابل عمل نہیں کہ اس کی تعلیمات ٹھوس دلائل سے اس مسلمہ ہستی سے ثابت نہیں جس ہستی کی طرف اس دین کی نسبت ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام بے شک سچے تھے مگر اگر کوئی شخص عیسائی بن کر ان کی پیروی کرنا چاہے تو ممکن نہیں کیونکہ ان کی صحیح تعلیمات اس کو میسر نہیں ہو سکتیں۔ عیسائیوں کے پاس نہ انجیل اصل حالت میں موجود ہے اور نہ ہی اصل زبان میں۔ ہمارے حضرت نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی کتاب قرآن کریم پھر اس کی زبان عربی اور حضرت نبی کریم ﷺ کی بے شمار تعلیمات اور سنتیں امت کو معلوم ہیں۔ پھر آپ کے خاتم النبیین ہونے کا عقیدہ بھی قطعی طور پر معلوم ہے۔ حاصل یہ ہے کہ آپ ﷺ سے پہلے کا کوئی دین اس لئے قابل عمل نہ رہا کہ وہ قطعی دلائل سے ثابت نہیں اور آپ کے بعد والا دین اس لئے قابل قبول نہ رہا کہ وہ ختم نبوت کے عقیدہ سے ٹکرا رہا

ہے۔ لہذا اسلام ہی قابل اتباع رہ گیا۔ **والحمد لله علی ذلك۔**

اس کے بعد ایک اشکال یہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے اتنے فرقوں میں کونسا برحق ہے اور کس دلیل سے؟ تو اس کا حل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اور اس کے پیارے رسول ﷺ نے اختلاف کے وقت مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنے کا حکم دیا۔ ارشاد فرمایا۔ **واعتصموا بحبل الله جمیعا۔** (آل عمران ۱۰۳) اور اللہ کی رسی کو مل کر مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ نیز فرمایا۔ **ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساء ت مصیرا۔** (النساء ۱۱۵) اور جو کوئی مخالفت کرے رسول ﷺ کی اس کے بعد کہ اس کیلئے واضح ہو گئی سیدھی راہ اور چلے سب مسلمانوں کے رستہ کے خلاف تو ہم جانے دیں گے اس کو جس طرف کو اس نے اختیار کیا اور ڈالیں گے اس کو دوزخ میں اور وہ بہت بری جگہ پہنچنے کی۔

صحابہ کرام نے جب جنت میں جانے والے فرقے کی بابت پوچھا تو فرمایا۔ **الجماعة الجماعة** (مسند احمد ج ۳ ص ۱۴۵)

الجماعة سے مراد نبی کریم ﷺ سے لے کر قیامت تک آنے والے مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت ہے۔ صحابہ کرام اس کے اولین افراد تھے۔ اور یہ **الجماعة** اب تک باقی ہے اور باقی رہے گی۔ اس نے قرآن وحدیث کو سنبھالا۔ اس نے دین کو سمجھا اور اس نے دین کو اگلوں تک پہنچایا۔ اس جماعت کا باقی رہنا اس دین کا امتیاز ہے اور اس کے زندہ رہنے کا ثبوت ہے۔ جو شخص اس جماعت کو

موجود نہیں سمجھتا وہ گویا اس دین کو زندہ جاوید نہیں مانتا۔ الحمد للہ یہ جماعت باقی ہے اور باقی رہے گی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو اس الجماعۃ کے افراد ان کا استقبال کریں گے۔

عیسیٰ علیہ السلام کا ان پر اعتماد :

حضرت نبی کریم ﷺ کو اس الجماعۃ پر اتنا اعتماد تھا کہ اس کے ساتھ رہنے کا حکم دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتنا اعتماد کریں گے کہ اس الجماعۃ کے اس وقت کے امام کے پیچھے نماز ادا کریں گے۔ اس الجماعۃ کے ساتھ رہنے کی نشانی یہ ہے کہ انسان اپنے سے لے کر حضرت نبی کریم ﷺ تک تمام اکابر کا ادب و احترام کرے اور اپنے چھوٹوں کو بڑوں کے ادب و احترام کی تلقین کرے۔ ارشاد فرمایا۔ البرکۃ مع اکابرکم۔ (مستدرک حاکم ج ۱ ص ۶۲، فیض القدیر ج ۳ ص ۲۲۰)

چند سال قبل اس عاجز کو جامعۃ الطیبات للبنات الصالحات میں ثانویہ عامہ کی طالبات کو بہشتی زیور سے عقائد اور اُن کے بعد چند صفحات پڑھانے کا موقع ملا۔ ہر سبق کے ساتھ ان کو سوالات دیئے گئے۔ طالبات نے ان کے جوابات لائے جس سے الحمد للہ ان کی اچھی ذہن سازی ہوگئی۔ دل چاہا کہ ان کو قدرے تسہیل کے ساتھ بہشتی زیور میں مذکور عقائد کے ساتھ طبع کرایا جائے تا کہ عام مسلمانوں کو اور خاص طور پر دینی مدارس کی دیگر طالبات کو عقائد کے جاننے اور بتانے میں آسانی حاصل ہو۔

اس کی ترتیب یوں ہے کہ شروع میں بہشتی زیور سے اسلامی عقائد لیے گئے ہیں جن کی پروف ریڈنگ کی ذمہ داری جامعۃ الطیبات کی رئیسۃ المعلمات نے ادا کی۔ ان عقائد کو چند مباحث میں تقسیم کر کے عنوانات لگائے گئے ہیں اور ہر ہر مبحث کے ساتھ متعلقہ سوالات دیئے گئے ہیں اس کے بعد آخر میں تمام سوالات کو جوابات کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ آخر میں جامعۃ الطیبات کے درجہ ثانویہ عامہ کی ایک طالبہ کا سہ ماہی امتحان کا پرچہ ہے جس سے اس کتابچہ کی افادیت کا اندازہ ہوگا۔ ان شاء اللہ

اس کے بعد ارادہ ہے کہ عقیدہ طحاویہ اور الفقہ الاکبر کی جاندار شرح کا ہو جائے اور مضامین کو دلنشین کرنے کیلئے سوالات بھی ساتھ دے دیئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ سے قبولیت اور عافیت اور آسانی کیلئے دعاء فرمائیں۔ والسلام۔

محمد سیف الرحمٰن قاسم

۸ رجب ۱۴۲۵ھ بمطابق ۲۵ اگست ۲۰۰۴ء

بروز بدھ شام ۶ بجے

اسلامی عقائد

حکیم الامت حضرت مولانا

اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

نوٹ : یہ عقائد بہشتی زیور (حصہ اول) سے لئے گئے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿توحیدِ خداوندی﴾

عقیدہ نمبر ۱: تمام عالم پہلے بالکل ناپید تھا پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا۔

عقیدہ نمبر ۲: اللہ ایک ہے وہ کسی کا محتاج نہیں نہ اس نے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا نہ اس کی کوئی بی بی ہے۔ کوئی اس کے مقابل کا نہیں۔

عقیدہ نمبر ۳: وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

عقیدہ نمبر ۴: کوئی چیز اس کے مثل نہیں وہ سب سے نرالا ہے۔

عقیدہ نمبر ۵: وہ زندہ ہے ہر چیز پر اس کو قدرت ہے۔ کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں وہ سب کچھ دیکھتا ہے سنتا ہے کلام فرماتا ہے۔ لیکن اس کا کلام ہم لوگوں کے کلام کی طرح نہیں جو چاہے کرتا ہے۔ کوئی اس کو روک ٹوک کرنے والا نہیں۔ وہی پوجنے کے قابل ہے۔ اس کا کوئی ساجھی نہیں ہے۔ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ بادشاہ ہے سب عیبوں سے پاک ہے۔ وہی اپنے بندوں کو سب آفتوں سے بچاتا ہے۔ وہی عزت والا ہے، بڑائی والا ہے۔ ساری چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں ہے۔ گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ زبردست ہے، بہت دینے والا ہے۔ روزی پہنچانے والا ہے۔ جس کی روزی چاہے تنگ کردے، اور جس کی چاہے زیادہ کردے۔ جس کو چاہے پست کردے اور جس کو چاہے بلند کر

دے۔ جس کو چاہے عزت دے جس کو چاہے ذلت دے۔ انصاف والا ہے بڑے تحمل اور برداشت والا ہے۔ خدمت اور عبادت کی قدر کرنے والا ہے۔ دعا کا قبول کرنے والا ہے۔ سمائی والا ہے۔ وہ سب پر حاکم ہے اس پر کوئی حاکم نہیں۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ وہ سب کا کام بنانیوالا ہے، اسی نے سب کو پیدا کیا ہے وہی قیامت میں پھر پیدا کرے گا۔ وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے اس کو نشانیوں اور صفتوں سے سب جانتے ہیں۔ اس کی ذات کی باریکی کو کوئی نہیں جان سکتا۔ گنہگاروں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جو سزا کے قابل ہیں ان کو سزا دیتا ہے۔ وہی ہدایت کرتا ہے جہان میں جو کچھ ہوتا ہے اسی کے حکم سے ہوتا ہے بے اس کے حکم کے ذرہ نہیں ہل سکتا۔ نہ وہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے۔ وہ تمام عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں۔ وہی سب چیزوں کو تھامے ہوئے ہے اسی طرح تمام اچھی اور کمال کی صفتیں اس کو حاصل ہیں اور بُری اور نقصان کی کوئی صفت اس میں نہیں۔ نہ اس میں کوئی عیب ہے۔

عقیدہ نمبر ۶ : اس کی سب صفتیں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔ اور اس کی کوئی صفت کبھی نہیں جاسکتی۔

عقیدہ نمبر ۷ : مخلوق کی صفتوں سے وہ پاک ہے۔ اور قرآن وحدیث میں بعضی جگہ ایسی باتوں کی خبر دی گئی ہے تو ان کے معنیٰ اللہ کے حوالہ کریں کہ وہی اس کی حقیقت جانتا ہے اور ہم بے کھود کرید کئے اسی طرح ایمان لاتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ جو کچھ اس کا مطلب ہے وہ ٹھیک ہے اور حق ہے اور یہی بات

بہتر ہے۔ یا اس کے کچھ مناسب معنیٰ لگالیں جس سے وہ سمجھ میں آجاوے۔

عقیدہ نمبر ۸ : عالم میں جو کچھ بھلا برا ہوتا ہے سب کو خدا تعالیٰ اس کے ہونے سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے جاننے کے موافق اس کو پیدا کرتا ہے۔ تقدیر اسی کا نام ہے۔ اور بری چیزوں کے پیدا کرنے میں بہت بھید ہیں جن کو ہر ایک نہیں جانتا۔

عقیدہ نمبر ۹ : بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں۔ مگر بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے۔ گناہ کے کام سے اللہ میاں ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں۔

عقیدہ نمبر ۱۰ : اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایسے کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہوسکے۔

عقیدہ نمبر ۱۱ : کوئی چیز خدا کے ذمہ ضروری نہیں وہ جو کچھ مہربانی کرے اس کا فضل ہے۔

تمرین نمبر ۱

سوال نمبر (۱) : عقیدہ کسے کہتے ہیں؟۔

سوال نمبر (۲) : پہلا عقیدہ کیا ہے؟۔

سوال نمبر (۳) : لوگ کہتے ہیں کہ ہم جہان کو ہمیشہ سے موجود دیکھتے ہیں یہ غلط

بات ہے کہ جہان پہلے نہ تھا۔اس کا کیا جواب ہے؟۔

سوال نمبر(۴) : دوسرا عقیدہ لکھیں؟ اور یہ بتائیں کہ کیا یہ کہنا درست ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑا خدا ہے یا حقیقی خدا ہے یا ذاتی خدا ہے؟۔

سوال نمبر(۵) : تیسرا عقیدہ لکھیں؟۔

سوال نمبر(۶) : عقیدہ نمبر ۵ سے اللہ کی کچھ صفات تحریر کریں؟۔

سوال نمبر(۷) : انصاف کا کیا معنیٰ ہے اللہ تعالیٰ نے مرد وعورت کو ایک جیسے احکام کیوں نہ دیئے؟۔

سوال نمبر(۸) : اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والا ہے تو پھر لوگوں کے حالات مختلف کیوں ہیں؟۔

سوال نمبر(۹) : اللہ تعالیٰ کی کچھ اور صفات تحریر کریں؟۔

سوال نمبر(۱۰) : اللہ تعالیٰ کی قدر دانی کی مثال دیں؟۔

سوال نمبر(۱۱) : اللہ ہی ہدایت دیتا ہے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے اور لوگ کیا کرتے ہیں؟۔

سوال نمبر(۱۲) : اس کو شعر میں لکھیں۔ بےاس کے حکم کے ذرہ نہیں ہل سکتا؟۔

سوال نمبر(۱۳) : اللہ تعالیٰ تمام عالم کی حفاظت سے نہیں تھکتا اور بندے کی کیا حالت ہے؟۔

سوال نمبر(۱۴) : اللہ تعالیٰ کو کیسے جانا جا سکتا ہے؟۔

سوال نمبر(۱۵) : عقیدہ نمبر۶ لکھیں ؟۔

سوال نمبر(۱۶) : عقیدہ نمبر۷ لکھیں؟۔

سوال نمبر(۱۷) : اللہ کے بے مثال ہونے کی کیا دلیل ہے؟۔

سوال نمبر(۱۸) : کیا اللہ تعالیٰ اعضاء سے پاک ہے اور اس کی کیا دلیل ہے؟۔

سوال نمبر(۱۹) : اللہ جیسا کوئی نہیں تو بندے کو سمیع بصیر کیوں کہا؟۔

سوال نمبر(۲۰) : اس آیت کا آسان مفہوم کیا ہے؟۔ "تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔(الملك :۱)۔

سوال نمبر(۲۱) : عقیدہ نمبر۸ لکھیں؟۔

سوال نمبر(۲۲) : عقیدہ نمبر۹ لکھیں؟۔

سوال نمبر(۲۳) : بندے سے قیامت کے دن کیا سوال ہوگا اور کیا نہیں؟۔

سوال نمبر(۲۴) : مسئلہ تقدیر اور شریعت کی وضاحت کریں؟۔

سوال نمبر(۲۵) : اس کی وضاحت کریں کہ بندہ کوشش کرتا ہے نتیجہ اللہ اپنی مہربانی سے پیدا کر دیتے ہیں؟۔

سوال نمبر(۲۶) : اس کی وضاحت کریں کہ بندے کو اپنے بعض کاموں کا بھی پتہ نہیں چلتا؟۔

سوال نمبر(۲۷) : کیا شریعت پر عمل کرنا بندے کے بس میں نہیں اس بارے میں کیا

عقیدہ ہے؟۔

﴿ نبوت ورسالت ﴾

عقیدہ نمبر ۱۲ : بہت سے پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندوں کو سیدھی راہ بتانے آئے اور وہ سب گناہوں سے پاک ہیں گنتی ان کی پوری طرح اللہ ہی کو معلوم ہے ان کی سچائی بتانے کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں ایسی نئی نئی اور مشکل باتیں ظاہر کیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے۔ ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام تھے اور سب کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی درمیان میں ہوئے۔ ان میں بعضے بہت مشہور ہیں جیسے حضرت نوح علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام اسحٰق علیہ السلام اسمٰعیل علیہ السلام یعقوب علیہ السلام یوسف علیہ السلام داؤد علیہ السلام سلیمان علیہ السلام ایوب علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام ہارون علیہ السلام زکریا علیہ السلام یحییٰ علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام الیاس علیہ السلام الیسع علیہ السلام یونس علیہ السلام لوط علیہ السلام ادریس علیہ السلام ذوالکفل علیہ السلام صالح علیہ السلام ہود علیہ السلام شعیب علیہ السلام۔

عقیدہ نمبر ۱۳ : سب پیغمبروں کی گنتی اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتائی۔ اس لئے یوں عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے جتنے پیغمبر ہیں ہم ان سب پر ایمان لاتے ہیں جو ہم کو معلوم ہیں ان پر بھی اور جو نہیں معلوم ان پر بھی۔

عقیدہ نمبر ۱۴ : پیغمبروں میں بعضوں کو مرتبہ بعضوں سے بڑا ہے۔ سب سے زیادہ مرتبہ ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اور آپ کے بعد کوئی نیا پیغمبر نہیں آ سکتا۔ قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہوں گے آپ سب کے پیغمبر ہیں۔

عقیدہ نمبر ۱۵ : ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکّہ سے بیت المقدس اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا پہنچایا اور پھر مکّہ میں پہنچا دیا۔ اس کو معراج کہتے ہیں۔

تمرین نمبر ۲

سوال نمبر (۱) : انبیاء کرام کی تعداد کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟۔

سوال نمبر (۲) : کیا انبیاء علیہم السلام گناہ کرتے تھے؟۔

سوال نمبر (۳) : معجزہ کسے کہتے ہیں؟۔

سوال نمبر (۴) : کیا اللہ کے ذمہ کچھ ضروری ہے؟

سوال نمبر (۵) : عقیدہ نمبر ۱۴ تحریر کریں۔

سوال نمبر (۶) : حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے نبی علیہ السلام کی شان کو کس طرح بیان فرمایا؟۔

سوال نمبر (۷) : عقیدہ نمبر ۱۵ اور معراج کے چند واقعات تحریر کریں۔

جنات وملائکہ

عقیدہ نمبر ۱۶ : اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کر کے ان کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے۔ ان کو فرشتہ کہتے ہیں۔ بہت سے کام ان کے حوالے ہیں۔ وہ کبھی اللہ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے۔ جس کام میں لگا دیا ہے اس میں لگے

ہیں۔ ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔ ① حضرت جبرائیل علیہ السلام۔ ② حضرت میکائیل علیہ السلام۔ ③ حضرت اسرافیل علیہ السلام۔ ④ حضرت عزرائیل علیہ السلام۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق آگ سے بنائی ہے۔ وہ بھی ہم کو دکھائی نہیں دیتی۔ ان کو جن کہتے ہیں ان میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں ان کے اولاد بھی ہوتی ہے۔ ان سب میں زیادہ مشہور شریر ابلیس یعنی شیطان ہے۔

﴿تمرین نمبر ۳﴾

سوال نمبر (۱) : فرشتوں اور جنوں کے بارے میں اپنا عقیدہ بیان کریں۔

سوال نمبر (۲): کیا فرشتوں اور جنوں کا منکر مسلمان ہے؟

سوال نمبر (۳): کیا ایسا کہنا درست ہے کہ فرشتوں سے مراد شریف انسان اور جنوں سے مراد شرارتی اور فسادی انسان ہیں؟

سوال نمبر (۴): فرشتوں کے چند کام ذکر کریں۔

سوال نمبر (۵): فرشتے بہت سے کام کرتے ہیں تو ان سے مدد مانگنا جائز کیوں نہیں؟

سوال نمبر (۶): جنات مکلّف ہیں یا نہیں؟

﴿اولیاء کرام﴾

عقیدہ نمبر ۱۷ : مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور

دنیا سے محبت نہیں رکھتا اور پیغمبر صاحب ﷺ کی ہر طرح خوب تابعداری کرتا ہے۔ تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں۔ اس شخص سے کبھی ایسی باتیں ہونے لگتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہوسکتیں۔ ان باتوں کو کرامت کہتے ہیں۔

عقیدہ نمبر ۱۸ : ولی کتنے ہیں بڑے درجہ کو پہنچ جاوے مگر نبی کے برابر نہیں ہوسکتا۔

عقیدہ نمبر ۱۹ : خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جاوے مگر جب تک ہوش وحواس باقی ہوں شرع کا پابند رہنا فرض ہے۔ نماز روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی۔ جو گناہ کی باتیں ہیں وہ اس کے لئے درست نہیں ہو جاتیں۔

عقیدہ نمبر ۲۰: جو شخص شریعت کے خلاف ہو وہ خدا کا دوست نہیں ہوسکتا۔ اگر اس کے ہاتھ سے کوئی اچنبھے کی بات دکھائی دیوے یا تو وہ جادو ہے یا نفسانی اور شیطانی دھندا ہے۔ اس سے عقیدہ نہ رکھنا چاہیے۔

عقیدہ نمبر ۲۱ : وَلی لوگوں کو بعض بھید کی باتیں سوتے یا جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں اس کو کشف اور الہام کہتے ہیں اگر وہ شرع کے موافق ہے تو قبول ہے اور اگر شرع کے خلاف ہے تو رَد ہے۔

تمرین نمبر ٤

سوال نمبر (۱) : عقیدہ نمبر ۲۱ لکھیں اور اس کی وضاحت کریں؟۔

سوال نمبر (۲): کوئی ولی کسی نبی کے درجے کو کیوں نہیں پا سکتا؟

سوال نمبر (۳): جو شخص نماز نہ پڑھے یا نظر کی حفاظت نہ کرے کیا ایسا شخص ولی ہوسکتا ہے؟

سوال نمبر (۴): کیا تعویذ کے اثر ہونے کا ولایت میں کوئی اثر ہے؟

سوال نمبر (۵): ولی کی بڑی کرامت کیا ہوتی ہے؟

سوال نمبر (٦): بیعت کیا ہے اور اس کا کیا فائدہ ہے؟

﴿کتب الٰہیہ و تکمیل دین﴾

عقیدہ نمبر ۲۲ : اللہ و رسول ﷺ نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بندوں کو بتادیں۔ اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں۔ ایسی نئی بات کو بدعت کہتے ہیں۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔

عقیدہ نمبر ۲۳ : اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرئیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبروں پر اُتاریں تاکہ وہ اپنی اپنی اُمتوں کو دین کی باتیں سنائیں۔ ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔ توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی۔ زُبور حضرت داؤد علیہ السلام کو ملی۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو۔ قرآن مجید ہمارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کو۔ اور قرآن مجید آخری کتاب ہے۔ اب کوئی کتاب آسمان سے نہ آوے گی۔ قیامت تک قرآن ہی کا حکم چلتا رہے گا۔ دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا۔ مگر قرآن مجید کی نگہبانی کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔

﴿تمرین نمبر ۵﴾

سوال نمبر(۱) :عقیدہ نمبر۲۲ لکھیں نیز بدعت کی حقیقت اور اس کی قباحت تحریر کریں؟۔

سوال نمبر (۲) :عقیدہ نمبر۲۳ لکھیں۔اور قرآن پاک کے چند صحیح اور غلط ترجموں کی نشاندہی کریں؟۔

سوال نمبر (۳): کیا موجودہ انجیل اصل انجیل نہیں؟

سوال نمبر (۴): قرآن کریم کے بے مثل ہونے کی کیا دلیل ہے؟

سوال نمبر (۵): تفسیر ابن کثیر کیسی کتاب ہے؟

﴿صحابہ کرام واہلبیت عظام رضی اللہ عنہم﴾

عقیدہ نمبر ۲۴ : ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جن جن مسلمانوں نے دیکھا ہے ان کو صحابی کہتے ہیں۔ان کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں۔ان سب سے محبت اور اچھا گمان رکھنا چاہیے۔اگر ان کے آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا سننے میں آئے تو اس کو بھول چوک سمجھے۔ان کی کوئی برائی نہ کرے۔ان سب میں سب سے بڑھ کر چار صحابی ہیں۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیغمبر صاحب کے بعد یہ ان کی جگہ بیٹھے اور دین کا بندوبست کیا۔اس لئے یہ اوّل خلیفہ کہلاتے ہیں۔تمام امت میں یہ سب سے بہتر ہیں۔ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دوسرے خلیفہ ہیں۔ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ تیسرے خلیفہ ہیں۔ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ چوتھے خلیفہ ہیں۔

عقیدہ نمبر ۲۵ : صحابی کا اتنا بڑا رتبہ ہے کہ بڑے سے بڑا ولی بھی ادانیٰ درجہ کے صحابی کے برابر مرتبے میں نہیں پہنچ سکتا۔

عقیدہ نمبر ۲۶ : پیغمبر صاحب کی اولاد اور بیبیاں سب تعظیم کے لائق ہیں۔ اور اولاد میں سب سے بڑا رتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ہے۔ اور بیبیوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہے۔

تمرین نمبر ٦

سوال نمبر (۱) :عقیدہ نمبر ۲۴ لکھیں۔ اور خلفائے راشدین کے نام تحریر کریں اور یہ بتائیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خلفائے راشدین سے ہیں یا نہیں؟

سوال نمبر (۲): عقیدہ نمبر ۲۵ لکھیں۔ اور بتائیں کہ صحابہ کو اتنا عظیم مقام کیسے مل گیا؟

سوال نمبر (۳) :عقیدہ نمبر ۲۶ لکھیں۔ اور ازواجِ مطہرات کی قربانیاں بتائیں؟

سوال نمبر (۴): ازواج مطہرات کے نام تحریر کریں۔

سوال نمبر (۵): آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹوں اور بیٹیوں کے نام تحریر کریں۔

سوال نمبر (٦): آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دامادی کا شرف کن کن کو حاصل ہوا؟

سوال نمبر (۷): صحابہ کرام پر تنقید کرنا کیسا ہے؟

سوال نمبر (۸): بغض صحابہ کا انجام کیسا ہے؟

﴿ایمان و کفر کی حقیقت﴾

عقیدہ نمبر ۲۷ : ایمان جب درست ہوتا ہے کہ اللہ و رسول ﷺ کو سب باتوں میں سچا سمجھے اور ان سب کو مان لے۔ اللہ و رسول ﷺ کی کسی بات میں شک کرنا یا اس کو جھٹلانا یا اس میں عیب نکالنا یا مذاق اڑانا ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

عقیدہ نمبر ۲۸ : قرآن و حدیث کے کھلے مطلب کو نہ ماننا اور اینچ پینچ کر کے اپنے مطلب بنانے کو معنی گھڑنا بد دینی کی بات ہے۔

عقیدہ نمبر ۲۹ : گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

عقیدہ نمبر ۳۰: گناہ چاہے جتنا بڑا ہو جب تک اس کو برا سمجھتا رہے ایمان نہیں جاتا۔ البتہ کمزور ہو جاتا ہے۔

عقیدہ نمبر ۳۱ : اللہ تعالیٰ سے نڈر ہو جانا یا ناامید ہو جانا کفر ہے۔

عقیدہ نمبر ۳۲ : کسی سے غیب کی باتیں پوچھنا اور اس کا یقین کر لینا کفر ہے۔

عقیدہ نمبر ۳۳ : غیب کا حال سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ البتہ نبیوں کو وحی سے اور ولیوں کو کشف سے اور عام لوگوں کو نشانیوں سے بعضی باتیں بھی معلوم ہو جاتی ہیں۔

عقیدہ نمبر ۳۴ : کسی کا نام لے کر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے۔ ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت جھوٹوں پر لعنت۔ مگر جن کا نام لے کر اللہ و رسول

صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے یا ان کے کافر ہونے کی خبر دی ہے ان کو کافر ملعون کہنا گناہ نہیں۔

﴿تمرین نمبر ۷﴾

سوال نمبر (۱): عقیدہ نمبر ۲۷ لکھیں۔ اور یہ بتائیں کہ تمام دین پر چلنے والا کامیاب ہے

یا ہزاروں حدیثوں سے ایک حدیث پر عمل کرنے والا؟

سوال نمبر (۲) : علماء کرام جمہوریت کی بات کرتے ہیں حالانکہ نظام جمہوریت اسلام سے ہٹ کر ہے؟

سوال نمبر (۳) : عقیدہ نمبر ۲۸ لکھیں۔ اور مثال دے کر اس کی وضاحت کریں؟

سوال نمبر (۴) : عقیدہ نمبر ۲۹ اور ۳۰ لکھیں؟

سوال نمبر (۵) : عقیدہ نمبر ۳۱ لکھیں اور وضاحت کریں؟

سوال نمبر (۶) : عقیدہ نمبر ۳۲ لکھیں اور نجومی کو ذلیل کرنے کا قصہ تحریر کریں؟

سوال نمبر (۷) : عقیدہ نمبر ۳۳ تحریر کریں؟۔ اور یہ بتائیں کہ غیر اللہ کے عالم الغیب نہ ہونے کی واضح دلیل کیا ہے؟

سوال نمبر (۸) عقیدہ نمبر ۳۴ لکھیں اور یہ بتائیں کہ کسی آدمی کا نام لے کر اس کو کافر کہنا جائز ہے؟

﴿احوالِ برزخ﴾

عقیدہ نمبر ۳۵ : جب آدمی مَر جاتا ہے اگر گاڑا جائے تو گاڑنے کے بعد اور اگر نہ گاڑا جائے تو جس حال میں ہو اس کے پاس دو فرشتے جن میں سے ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہیں آکر پوچھتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ حضرت محمد ﷺ کو پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں؟۔ اگر مُردہ ایمان دار ہوا تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے۔ پھر اس کے لئے سب طرح کی چین ہے۔ جنت کی طرف کھڑکی کھول دیتے ہیں جس سے ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے۔ اور وہ مزے میں پڑ کر سو رہتا ہے۔ اور اگر مُردہ ایماندار نہ ہوا تو وہ سب باتوں میں یہی کہتا ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں پھر اس پر بڑی سختی اور عذاب قیامت تک ہوتا رہتا ہے۔ اور بعضوں کو اللہ تعالیٰ اس امتحان سے معاف کر دیتا ہے مگر یہ سب باتیں مردہ کو معلوم ہوتی ہیں۔ ہم لوگ نہیں دیکھتے جیسے سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے اور جاگتا آدمی اس کے پاس بے خبر بیٹھا رہتا ہے۔

عقیدہ نمبر ۳۶ : مرنے کے بعد ہر دن صبح اور شام کے وقت مردے کا جو ٹھکانا ہے دکھلا دیا جاتا ہے جنتی کو جنت دکھلا کر خوشخبری دیتے ہیں اور دوزخی کو دوزخ دکھلا کر اور حسرت بڑھاتے ہیں۔

عقیدہ نمبر ۳۷ : مردے کے لئے دعا کرنے سے کچھ خیر خیرات دے کر بخشنے سے اس کو ثواب پہنچتا ہے اور اس سے اس کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

﴿تمرین نمبر ۸﴾

سوال نمبر (۱) : عقیدہ نمبر ۳۵ لکھیں اور یہ بتائیں کہ فرشتوں کو کیسے پتہ چلتا ہے کہ بندہ صحیح جواب دے گا نیز یہ کہ جس سے فرشتے پوچھیں گے تجھے صحیح جواب کیسے پتہ چل گئے۔ وہ کیا کہے؟۔

سوال نمبر (۲): عقیدہ نمبر ۳۶ لکھیں اور بتائیں کہ ایمان والے کو دوزخ اور کافر کو جنت کیوں دکھائی جاتی ہے؟

سوال نمبر (۳) : عقیدہ نمبر ۳۷ لکھیں اور ایصالِ ثواب کی چند ناجائز صورتیں بیان کریں؟

سوال نمبر (۴): کیا انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں؟

سوال (۵): نبی علیہ السلام کی قبر مبارک کے بارے میں کیا اعتقاد رکھنا چاہیے؟

سوال (۶): کیا سماع موتی کے عقیدہ سے مشرکین کی تائید ہوتی ہے؟

﴿علاماتِ قیامت﴾

عقیدہ نمبر ۳۸ : اللہ و رسول نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتائی ہیں سب ضرور ہونے والی ہیں، امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے اور خوب انصاف سے بادشاہی کریں گے۔ کانا دجال نکلے گا۔ اور دنیا میں بہت فساد مچاوے گا۔ اس کے مار ڈالنے کے واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر سے اتریں گے اور اس کو مار ڈالیں گے۔ یاجوج

ماجوج بڑے زبردست لوگ ہیں۔ وہ تمام زمین پر پھیل پڑیں گے اور بڑا اودھم مچاویں گے۔ پھر خدا کے قہر سے ہلاک ہوں گے۔ ایک عجیب طرح کا جانور زمین سے نکلے گا اور آدمیوں سے باتیں کرے گا۔ مغرب کی طرف سے آفتاب نکلے گا قرآن ُبید اٹھ جائے گا۔ اور تھوڑے دنوں میں سارے مسلمان مر جائیں گے اور تمام دنیا کافروں سے بھر جائے گی اوراس کے سوائے اور بہت سی باتیں ہوں گی۔

﴿تمرین نمبر ۹﴾

سوال نمبر(۱) : عقیدہ نمبر ۳۸ لکھیں؟

سوال (۲) : اگر کوئی شخص دعوی کرے کہ میں عیسیٰ بن مریم ہوں تو اس کا کیا جواب ہے؟

سوال (۳) : مرزائی کہتے ہیں نبوت جاری ہے اُن کو لا جواب کرنے کا آسان طریقہ کیا ہے؟

سوال (۴) : مرزائی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا ذکر احادیث میں ہے وہ یہی قادیانی ہے اس بارے میں ان کو کیسے لا جواب کیا جا سکتا ہے؟

سوال (۵) : منصوبہ بندی کی ادویہ کا پھیلنا قیامت کی نشانیوں سے کس طرح ہے؟

﴿قیامت﴾

عقیدہ نمبر ۳۹ : جب ساری نشانیاں پوری ہو جائیں گی تو قیامت کا سامان شروع

ہوگا۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام خدا کے حکم سے صُور پھونکیں گے۔ یہ صُور ایک بہت بڑی چیز سینگ کی شکل پر ہے۔ اس صور کے پھونکنے سے تمام زمین و آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوینگے۔ تمام مخلوقات مر جاوے گی اور جو مر چکے ہیں ان کی رُوحیں بیہوش ہوجاویں گی۔ مگر اللہ تعالیٰ کو جن کا بچانا منظور ہے وہ اپنے حال پر رہیں گے۔ ایک مدّت اسی کیفیت پر گذر جاوے گی۔

عقیدہ نمبر ۴۰: پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا تمام عالم پھر پیدا ہوجاوے تو دوسری بار پھر صور پھونکا جائے گا۔ اس سے پھر سارا عالم پیدا ہوجاوے گا۔ مردے زندہ ہوجاویں گے اور قیامت کے میدان میں سب اکٹھے ہوں گے اور وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب پیغمبروں کے پاس سفارش کُرانے جاویں گے۔ آخر ہمارے پیغمبر صاحب سفارش کریں گے۔ ترازو کھڑی کی جاوے گی بھلے بُرے عمل تولے جاویں گے ان کا حساب ہوگا بعضے بے حساب جنت میں جاویں گے۔ نیکوں کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں اور بدوں کا بائیں ہاتھ میں دیا جاوے گا۔ پیغمبر ﷺ اپنی امت کو حوضِ کوثر کا پانی پلائیں گے۔ جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ پُلصراط پر چلنا ہوگا۔ جو نیک لوگ ہیں وہ اس سے پار ہوکر بہشت میں پہنچ جاویں گے۔ جو بد ہیں وہ اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔

تمرین نمبر ۱۰

سوال نمبر (۱) : عقیدہ نمبر ۳۹ لکھیں؟

سوال نمبر (۲) : عقیدہ نمبر ۴۰ لکھیں؟

سوال (۳): کیا قیامت کے منکر آج کل بھی موجود ہیں۔ نیز قیامت کے منکر کے بارے میں کیا حکم ہے؟

سوال (۴): مندرجہ ذیل کی وضاحت کریں۔ کوثر، پل صراط، میزان۔

سوال (۵): نامہ اعمال کیا ہیں اور کس طرح تقسیم ہوں گے؟

جنت اور دوزخ

عقیدہ نمبر ۴۱ : دوزخ پیدا ہو چکی ہے اور اس میں سانپ اور بچھو اور طرح طرح کا عذاب ہے۔ دوزخیوں میں سے جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور بزرگوں کی سفارش سے نکل کر بہشت میں داخل ہوں گے۔ خواہ کتنے ہی بڑے گنہگار ہوں۔ اور جو کافر اور مشرک ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان کو موت بھی نہ آئے گی۔

عقیدہ نمبر ۴۲ : بہشت بھی پیدا ہو چکی ہے اور اس میں طرح طرح کے چین اور نعمتیں ہیں بہشتیوں کو کسی طرح کا غم اور ڈر نہ ہوگا اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ اس سے نکلیں گے اور نہ وہاں مریں گے۔

عقیدہ نمبر ۴۳ : اللہ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دے دے یا بڑے گناہ کو اپنی مہربانی سے معاف فرما دے۔ اور اُس پر بالکل سزا نہ دے۔

عقیدہ نمبر ۴۴ : شرک اور کفر کا گناہ اللہ تعالیٰ کبھی کسی کو معاف نہیں کرتا۔ اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے گا اپنی مہربانی سے معاف کر دیوے گا۔

عقیدہ نمبر ۴۵ : جن لوگوں کا نام لے کر اللہ اور رسول ﷺ نے ان کا بہشتی ہونا بتلا دیا ہے ان کے سوا کسی اور کے بہشتی ہونے کا یقینی حکم نہیں لگا سکتے۔ البتہ اچھی نشانیاں دیکھ کر اچھا گمان رکھنا اور اس کی رحمت سے امید رکھنا ضروری ہے۔

عقیدہ نمبر ۴۶ : بہشت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو بہشتیوں کو نصیب ہوگا۔ اس کی لذت میں تمام نعمتیں ہیچ معلوم ہوں گی۔

عقیدہ نمبر ۴۷ : دنیا میں جاگتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو آنکھوں سے کسی نے نہیں دیکھا۔ اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے۔

تمرین نمبر ۱۱

سوال نمبر(۱) : عقیدہ نمبر ۴۱ لکھیں؟

سوال نمبر(۲) : عقیدہ نمبر ۴۲ لکھیں؟

سوال نمبر(۳) : عقیدہ نمبر ۴۳ لکھیں؟

سوال نمبر(۴) : عقیدہ نمبر ۴۴ لکھیں؟

سوال نمبر(۵) : عقیدہ نمبر ۴۵ لکھیں؟

سوال نمبر(۶) : عقیدہ نمبر ۴۶ لکھیں؟

سوال نمبر(۷) : عقیدہ نمبر ۴۷ لکھیں؟

سوال(۸) : کیا جنت دوزخ فنا ہوں گے؟

سوال(۹) : وضاحت کریں کہ جنت کی نعمتوں اور دوزخ کی تکلیفوں کو بیان کرنا

آپ ﷺ کی نبوت کی دلیل ہے؟

﴿انما الاعمال بالخواتیم﴾

عقیدہ نمبر ۴۸ : عمر بھر کوئی کیسا ہی بھلا برا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے اسی کے موافق اس کو اچّھا یا برا بدلہ ملتا ہے

عقیدہ نمبر ۴۹ : آدمی عمر بھر میں جب کبھی توبہ کرے یا مسلمان ہو اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہے۔ البتہ مرتے وقت جب دَم ٹوٹنے لگے اور عذاب کے فرشتے دکھائی دینے لگیں اس وقت نہ توبہ قبول ہوتی ہے اور نہ ایمان۔

﴿تمرین نمبر ۱۲﴾

سوال نمبر (۱) : عقیدہ نمبر ۴۸ اور ۴۹ لکھیں؟

سوال نمبر (۲) : کفر شرک کی چند باتیں تحریر کریں۔

سوال نمبر (۳) : خود کفر نہ کرنا اور دوسرے کو کفر کرنے کا مشورہ دینے والا کیسا ہے؟

سوال نمبر (۴) : عورتیں پریشانی میں کیسی باتیں کہہ دیتی ہیں؟۔

سوال نمبر (۵) : حضرت عزرائیل علیہ السلام کو گالی دینا کیسا ہے؟۔

سوال نمبر (۶) : کون سی بات بری ہے؟ عیسیٰ علیہ السلام کی توہین یا مرزا قادیانی کی تعظیم۔

سوال نمبر (۷) : کسی کی قبر کا طواف کیوں منع ہے؟

ال نمبر (٨) : خدا کے حکم کے مقابلہ میں کسی بات کا ماننا کب کفر ہے؟۔

ال نمبر (٩) : کسی کے نام جانور ذبح کرنا کیسا ہے؟۔ مکمل تفصیل لکھیں؟

ال نمبر (١٠) : جن کو دور کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟۔

ال نمبر (١١) : اس جملے کا کیا مطلب ہے۔ عالَم کے کاروبار کو ستاروں کی تاثیر سے سمجھنا؟

ال نمبر (١٢) : یہ کہنا درست ہے یا نہیں کہ خدا رسول اگر چاہے گا تو فلانا کام ہو جائے گا؟

ال نمبر (١٣) : کسی بزرگ کی تصویر بطور برکت رکھنا کیسا ہے نیز بزرگوں سے برکت کیسے لی جاسکتی ہے؟

ال نمبر (١٤) : چند بدعتیں اور بُری رسمیں لکھیں؟

ال نمبر (١٥) : تعزیہ کیا ہے اور اس کا احترام کرنا کیسا ہے؟

ال نمبر (١٦) : قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

ال نمبر (١٧) : محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا بُری رسم کیسے ہے؟

ال نمبر (١٨) : چند بڑے گناہ لکھیں۔

ال نمبر (١٩) : ٹی وی اور ویڈیو گیم کیوں منع ہے؟

ال نمبر (٢٠) : سود کا نقصان تحریر کریں۔

سوال نمبر (۲۱) : نیک بندے کے پاس تنہائی میں رہنا کیسا ہے جبکہ وہ غیر محرم ہو؟

سوال نمبر (۲۲) : گناہوں کے کچھ نقصانات ذکر کریں۔

سوال نمبر (۲۳) : ٹی وی اور ویڈیو گیم کی کچھ نحوستیں تحریر کریں۔

سوال نمبر (۲۴) : عبادت اور خدا کی فرماں برداری کے چند فائدے تحریر کریں۔

حل تمرینات

طالبات جامعة الطيبات للبنا ت الصالحات

درجه ثانویه عامه

۱۴۲۳ھ

نظرِ ثانی :

(مولانا) محمد سیف الرحمٰن قاسم

حل تمرین نمبر ۱

سوال نمبر(۱) : عقیدہ کسے کہتے ہیں؟۔

جواب : بغیر دیکھے کسی چیز کو دل سے سچ جاننا اس کو عقیدہ کہتے ہیں۔اللہ کے ہاں ایمان بالغیب ہی قابلِ قبول ہے۔ایک آدمی عذاب قبر کا منکر تھا ایک مرتبہ وہ قبرستان سے گزرا کسی قبر میں عذاب دیکھا آ کر ایک عالم سے کہنے لگا میں نے عذاب قبر کو مان لیا انہوں نے کہا وہ کیسے؟ کہنے لگا میں نے اس طرح دیکھا ہے۔ اس عالم نے کہا تیرے ماننے میں اور ہمارے ماننے میں بڑا فرق ہے۔تو نے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر مانا اور ہم نے جناب نبی کریم ﷺ کے کہنے سے مانا تب اس کو توبہ کی توفیق ہوئی۔

سوال نمبر(۲) : پہلا عقیدہ کیا ہے؟۔

جواب : عقیدہ نمبر ۱:تمام عالم پہلے بالکل ناپید تھا پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا۔

سوال نمبر(۳) : لوگ کہتے ہیں کہ ہم جہان کو ہمیشہ سے موجود دیکھتے ہیں یہ غلط بات ہے کہ جہان پہلے نہ تھا۔اس کا کیا جواب ہے؟۔

جواب : جواب یہ ہے کہ انسان خود ہمیشہ سے نہیں تو یہ کہنا اس کا کس طرح صحیح ہے کہ ہم جہان کو ہمیشہ سے ایسے ہی دیکھ رہے ہیں نہ انسان ہمیشہ سے نہ اس کا دیکھنا ہمیشہ سے ہے۔اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی ہمیشہ سے ہے اس کا ارشاد ہے "اللہ

خالق کل شیء"۔ اللہ ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے۔ اس کے رسول سچے ہیں۔ ان کا فرمان ہے۔" کان اللہ ولم یکن شیء "(بخاری مع حاشیہ سندی ج ۲ ص ۲۰۷) "پہلے صرف اللہ تعالیٰ کی ذات تھی اور کچھ نہ تھا"۔ اس لیے ہم کہتے ہیں کہ تمام عالم پہلے نہ تھا اللہ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا۔

کہتے ہیں کہ نمرود سے کسی نے کہا تو نے ابراہیم کو یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ سورج کو میں مشرق سے نکالتا ہوں تو اپنے رب سے کہہ کر اُس کو مغرب سے نکال دے۔ نمرود نے کہا میرے دل میں بھی یہ خیال آیا تھا مگر یہ سوچا کہ اگر ابراہیم نے کہا جب تو نہ تھا اس وقت اُس کو مشرق سے کون نکالتا تھا تو میں کیا جواب دیتا۔ ویسے بھی سورج کی دھوپ تو انسانوں سے برداشت نہیں ہوتی اُس کو ہاتھ لگانے یا نکالنے کا کون دعویٰ کر سکتا ہے۔

سوال نمبر (۴) : دوسرا عقیدہ لکھیں؟ اور یہ بتائیں کہ کیا یہ کہنا درست ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑا خدا ہے یا حقیقی خدا ہے یا ذاتی خدا ہے؟۔

جواب : یہ سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑا ہے بلکہ سب سے بڑا ہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ حقیقی خدا ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ ذاتی خدا ہے یعنی بغیر کسی کے بنائے خدا ہے لیکن لوگ ان لفظوں سے غلط معنیٰ لے سکتے ہیں اس لئے یوں کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ اکیلا خدا ہے فرمایا:"وَاِنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ"۔ (البقرہ:۱۶۲)۔ اور تمہارا معبود ایک معبود ہے یہ نہ فرمایا کہ وہ بڑا خدا ہے تاکہ لوگ کسی کو چھوٹا خدا نہ کہہ دیں۔ یہ نہ کہا کہ وہ حقیقی خدا ہے تاکہ لوگ کسی کو مجازی خدا نہ

کہہ دیں یہ نہ کہا کہ اللہ تعالیٰ ذاتی خدا ہے تاکہ لوگ کسی کو عطائی خدا نہ کہہ دیں۔عطائی خدا کا مطلب یہ لیں کہ اللہ نے اس کو خدائی اختیار دیئے ہوئے ہیں۔

کچھ عورتیں خاوند کو مجازی خدا کہہ دیتی ہیں۔ یہ سخت غلطی ہے جس طرح خاوند کے علاوہ کسی مرد کو مجازی خاوند کہنا برداشت نہیں اسی طرح اللہ کے سوا کسی کو مجازی خدا کہنا جائز نہیں۔

سوال نمبر(۵) : تیسرا عقیدہ لکھیں؟۔

جواب : وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

سوال نمبر(۶) : عقیدہ نمبر ۵ سے اللہ کی کچھ صفات تحریر کریں؟۔

جواب : وہ زندہ ہے ہر چیز پر اس کی قدرت ہے۔کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں وہ سب کچھ دیکھتا ہے سنتا ہے کلام فرماتا ہے۔لیکن اس کا کلام ہم لوگوں کے کلام کی طرح نہیں جو چاہے کرتا ہے۔کوئی اس کو روک ٹوک کرنے والا نہیں۔ وہی پوجنے کے قابل ہے(وہی اس قابل ہے کہ اس کی عبادت کی جائے)۔اس کا کوئی ساجھی (شریک) نہیں ہے۔اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ بادشاہ ہے سب عیبوں سے پاک ہے۔وہی اپنے بندوں کو سب آفتوں سے بچاتا ہے۔وہی عزت والا ہے ۔ بڑائی والا ہے۔ساری چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے۔اس کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں ہے۔گناہوں کا بخشنے والا ہے۔زبردست ہے، بہت دینے والا ہے۔روزی پہنچانے والا ہے۔جس کی روزی چاہے تنگ کر دے، اور جس کی چاہے زیادہ کردے۔جس کو چاہے پست کردے اور جس کو چاہے بلند کردے۔جس کو چاہے

عزت دے جس کو چاہے ذلت دے۔ انصاف والا ہے بڑے تحمل اور برداشت والا ہے۔

سوال نمبر(۷) : انصاف کا کیا معنیٰ ہے اللہ تعالیٰ نے مرد وعورت کو ایک جیسے احکام کیوں نہ دیئے؟۔

جواب : انصاف کا یہ معنیٰ نہیں کہ سب کو برابر کردیا جائے بلکہ انصاف یہ ہے کہ ہر کسی کو اس کا حق دے دیا جائے اور کسی پر کوئی ظلم نہ ہو۔ جن کاموں کے کرنے کے مرد اہل تھے اللہ نے ان کے ذمے وہ لگا دیئے۔ اور جو کام عورتیں کرسکتی تھیں اللہ نے ان کے ذمہ وہ کام لگا دیئے۔

آخرت میں اللہ کسی پر ظلم نہ کرے گا۔ وہ اس طرح کہ کسی کے گناہ کو دوسرے پر نہ ڈالا جائے گا اور کسی کی نیکی کو ضائع نہ کیا جائے گا۔ جس شخص نے بھی اللہ کو راضی کرنے کیلئے کوئی چھوٹی یا بڑی نیکی کی ہوگی اللہ اُس کا بدلہ ضرور دے گا۔ ہاں اگر کوئی کفر کی موت مرے یا اُس کا عمل اللہ کیلئے نہیں یا اُس نے صدقہ دے کر غریب کو تکلیف دی یا اُس پر احسان جتایا تو اُس کا ثواب نہ ملے گا کیونکہ اُس نے عمل کو ضائع کرلیا ہے۔

سوال نمبر(۸) : اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والا ہے تو پھر لوگوں کے حالات مختلف کیوں ہیں؟۔

جواب : اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتے۔ جس کو چاہتے ہیں زیادہ دیتے ہیں یہ اس کی مہربانی ہے اور جس کو چاہتے ہیں تھوڑا دیتے ہیں۔ یہ اس کی مرضی ہے

اس لئے بندوں کے حالات مختلف ہیں۔اگر اللہ گناہوں کو معاف کر دے تو اُس کا فضل ہے اور اگر گناہوں پر سزا دے تو اُس کا عدل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سے فضل کا معاملہ فرمائے۔آمین

سوال نمبر(۹) : اللہ تعالیٰ کی کچھ اور صفات تحریر کریں؟۔

جواب : وہ بادشاہ ہے سب عیبوں سے پاک ہے۔وہی اپنے بندوں کو سب آفتوں سے بچاتا ہے وہی عزت والا بڑائی والا ہے۔ساری چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے۔

سوال نمبر(۱۰) : اللہ تعالیٰ کی قدر دانی کی مثال دیں؟۔

جواب : اللہ تعالیٰ سب سے بڑھ کر قدر کرنے والا ہے۔ماں اپنے بچے کی دیکھ بھال کرتی ہے اللہ تعالیٰ مومن کو اس پر بھی ثواب عطا فرماتا ہے۔انسان اپنے بیوی بچوں کو کھانا کھلاتا ہے اللہ مومن کو اس پر بھی ثواب عطا فرماتے ہیں۔قربانی کے سینگ اور کھر تک قیامت کے دن نیکیوں کے پلڑے میں تولے جائیں گے۔دنیا میں ان کا کوئی قدر دان نہیں ہے۔

سوال نمبر(۱۱) : اللہ ہی ہدایت دیتا ہے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے اور لوگ کیا کرتے ہیں؟۔

جواب : ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ سے ہدایت مانگیں اور جو نیکی کا کام ہو جائے اس پر اللہ کا شکر ادا کریں اور لوگ کہتے ہیں کہ اگر اللہ نے چاہا تو نماز پڑھ لیں گے اگر اللہ نے نصیب میں لکھا ہو گا تو توبہ کر لیں گے۔یہ نری جہالت کی باتیں ہیں۔

سوال نمبر (۱۲) : اس کو شعر میں لکھیں۔ بے اس کے حکم کے ذرہ نہیں ہل سکتا؟۔

جواب : بے حکم تیرے پتہ نہ ہلے، بے اذن تیرے قطرہ نہ بہے
کوئی تنکا زمین سے اُگ نہ سکے کوئی گُل نہ کھلے گلزاروں میں

سوال نمبر (۱۳) : اللہ تعالیٰ تمام عالم کی حفاظت سے نہیں تھکتا اور بندے کی کیا حالت ہے؟۔

جواب : اللہ تعالیٰ ہر وقت ہر چیز کی حفاظت کرتا ہے۔ اور وہ تھکتا نہیں اور ہماری حالت یہ ہے کہ ہم تھوڑی دیر کے لئے مسلسل کسی ایک چیز کو دیکھنا چاہیں تو ہم نہیں دیکھ سکتے۔ ہماری نظریں ادھر اُدھر کو ہو جائیں گی یا آنکھیں تھک کر رہ جائیں گی۔

سوال نمبر (۱۴) : اللہ تعالیٰ کو کیسے جانا جا سکتا ہے؟۔

جواب : اللہ تعالیٰ کو اس کی نشانیوں اور صفتوں سے جانا جا سکتا ہے۔ اس کی ذات کی باریکی کو کوئی نہیں جان سکتا۔

سوال نمبر (۱۵) : عقیدہ نمبر ۶ لکھیں ؟۔

جواب : اس کی سب صفتیں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔ اس کی کوئی صفت بھی جا نہیں سکتی۔

سوال نمبر (۱۶) : عقیدہ نمبر ۷ لکھیں؟۔

جواب : مخلوق کی صفتوں سے وہ پاک ہے اور قرآن وحدیث میں بعض جگہ جو ایسی باتوں کی خبر دی گئی ہے تو ان کے معنی اللہ کے حوالے کریں کہ وہی اس کی حقیقت جانتا ہے۔ اور ہم بے کھود کرید کئے اسی طرح ایمان لاتے ہیں۔ اور یقین کرتے ہیں کہ جو کچھ اس کا مطلب ہے وہ ٹھیک ہے اور حق ہے اور یہی بات بہتر ہے یا اس کے کچھ مناسب معنی لگالیں جس سے وہ سمجھ میں آجاوے۔

سوال نمبر (۱۷) : اللہ کے بے مثال ہونے کی کیا دلیل ہے؟۔

جواب : مسلمانوں کا ٹھوس عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بے مثال ہے۔ اس کی دلیل ارشاد باری ہے "لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ"۔ اللہ جیسا کوئی نہیں۔

سوال نمبر (۱۸) : کیا اللہ تعالیٰ اعضاء سے پاک ہے اور اس کی کیا دلیل ہے؟۔

جواب : بے شک اللہ تعالیٰ اعضاء سے پاک ہے اللہ کے لئے جو یَد کا ذکر ہوا تو اس سے ظاہری معنیٰ مراد نہیں۔ کیونکہ یَد بمعنی ہاتھ عضو ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے۔ دیکھئے: (عقیدہ طحاوی ص ۱۰ طبع سعودیہ) اور یَد کو صفت کہنا ظاہری معنیٰ سے ہٹ کر ہے کیونکہ انسان کا یَد اُس کی صفت نہیں اس لئے بہتر یہ ہے کہ اس پر ایمان رکھیں اور اس کے صحیح معنی اللہ کے حوالے کریں کہ اس کا جو بھی صحیح معنی ہے ہمارا اس پر ایمان ہے۔ یا یہ کہ اس سے مراد خدا کی قدرت یا اس کا اختیار لیا جائے جیسے ایک آیت میں ہے۔ "اَوْ يَعْفُوَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ" (البقرۃ: ۲۳۷) ۔ترجمہ: (یا معاف کردے وہ جس کے ہاتھ میں گرہ

اٹھا لی ہے)۔مراد خاوند کے اختیار میں ہے نکاح کا رکھنا۔ یہ مطلب تو نہیں کہ خاوند اپنے دائیں یا بائیں ہاتھ میں نکاح کی گرہ لئے پھرتا ہے۔

یاد رہے کہ بعض آیات میں ظاہری معنیٰ بالا جماع مراد نہیں مثلاً ارشادِ باری ہے (کل شیء ھالك الا وجهه) وجھه کا لفظی معنیٰ ہے اُس کا چہرہ مگر یہاں اُس کی ذات مراد ہے۔نواب وحید الزمان نے ترجمہ یوں کیا ہے سب چیزیں فنا ہونے والی ہیں مگر اُس کی (پاک) ذات۔

ایک جگہ فرمایا (وما من دابة الا ھو اخذ بناصيتها) (ھود:۵۶) اس کا لفظی ترجمہ تو یہ ہے اور نہیں کوئی چلنے والا مگر وہ اللہ اُس کی پیشانی کو پکڑے ہوئے ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اخذ بناصيتها کا معنیٰ کرتے ہیں فی ملكه و سلطانه یعنی ہر جانور اُس کی مِلک اور حکومت میں ہے۔(بخاری مع ترجمہ وحید الزمان ج ۲ ص ۲۷۹)

ایک جگہ فرمایا نسوا الله فنسيهم (التوبۃ:۶۷) لفظی ترجمہ یہ ہے انہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے انہیں بھلا دیا۔ غیر مقلدین کے حاشیہ اشرف الحواشی میں ہے ’’اللہ نے انہیں بھلا دیا‘‘ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل و رحمت سے محروم کر دیا۔اس تاویل کی ضرورت اِس بنا پر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شان میں بھولنے کی نسبت کرنا مناسب نہیں (اشرف الحواشی ص ۲۳۷)

سوال نمبر (۱۹) : اللہ جیسا کوئی نہیں تو بندے کو سمیع بصیر کیوں کہا؟۔

جواب : لفظ ایک ہے مگر معنی الگ الگ ہے۔ اللہ ہمیشہ کے لئے سمیع بصیر ہے اور بندہ اس وقت سے سمیع بصیر ہے جب سے اللہ نے اس کو سمیع بصیر بنا دیا اور اللہ جب چاہے بندے سے ان صفتوں کو واپس لے سکتا ہے پھر اللہ ہر چیز کو سنتا اور دیکھتا ہے اور بندہ صرف ان چیزوں کو سن اور دیکھ سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ دکھانا یا سنانا چاہتا ہے۔

سوال نمبر (۲۰) : اس آیت کا آسان مفہوم کیا ہے؟ ۔ "تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ۔ (الملك :۱)۔

جواب : "تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ۔ بابرکت ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے۔ یعنی ہر چیز اس کے اختیار میں ہے۔ جیسا دوسری جگہ ہے "اَوْ یَعْفُوَا الَّذِیْ بِیَدِهٖ عُقْدَةُ النِّکَاحِ" ۔ یا معاف کردے وہ جس کے ہاتھ میں ہے (یعنی اختیار میں ہے) نکاح کی گرہ۔

سوال نمبر (۲۱) : عقیدہ نمبر ۸ لکھیں؟۔

جواب : عالم میں جو کچھ برا بھلا ہوتا ہے سب کو اللہ تعالیٰ اس کے ہونے سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے جاننے کے موافق اس کو پیدا کرتا ہے تقدیر اسی کا نام ہے، اور بری چیزوں کے پیدا کرنے میں بہت بھید ہیں جن کو ہر ایک نہیں جانتا۔

سوال نمبر (۲۲) : عقیدہ نمبر ۹ لکھیں؟۔

جواب : بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے وہ گناہ اور

ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں مگر بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے۔ گناہ کے کاموں سے اللہ میاں ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں۔

سوال نمبر (۲۳) : بندے سے قیامت کے دن کیا سوال ہوگا اور کیا نہیں؟۔

جواب : قیامت کے دن یہ نہ پوچھا جائے گا کہ اے بندے تیری قسمت اور تقدیر میں کیا لکھا تھا؟ بلکہ یہ سوال ہوگا کہ تو نے کیا کیا؟ کیونکہ تقدیر اللہ کا کام ہے اور بندہ اللہ کے کاموں میں دخل نہیں دے سکتا۔ بندے کا کام ہے بندگی یعنی اللہ کی فرمانبرداری اگر بندہ اس میں کوتاہی کریگا تو مجرم ہوگا۔ سزا کا حق دار ہوگا۔

سوال نمبر (۲۴) : مسئلہ تقدیر اور شریعت کی وضاحت کریں؟۔

جواب : بندہ جو کام اپنے اختیار سے کرتا ہے ان کے پیچھے اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے مگر بندے کو اس کا پتہ نہیں چلتا جیسے پنکھا حرکت کرتا ہے اس کے پیچھے بجلی کی طاقت ہے انسان گناہوں کے کرنے میں تقدیر کا بہانہ نہیں کر سکتا کیونکہ انسان کو تقدیر کا علم نہیں یہ تو اپنے ارادے اور اختیار سے ہی گناہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بندے کا خالق ہے مالک ہے، وہ بندے کو جس حال میں رکھے اس کا حق ہے۔ اس کو تقدیر کہتے ہیں، اور جس کا چاہے حکم دے جس سے چاہے روکے یہ بھی اس کا حق ہے۔ اس کو شریعت کہتے ہیں۔ بندے کا کام ہے اگر وہ بندگی نہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ کو حق ہے کہ وہ اس کو سزا دے۔ ہاں اگر چاہے تو معاف کردے۔ اس لیے ہمیں

اس کی اطاعت کے ساتھ ساتھ معافی کی دعا کرنی چاہیے۔اور اس سے رحمت کی امید رکھنی چاہیے۔

سوال نمبر(۲۵) : اس کی وضاحت کریں کہ بندہ کوشش کرتا ہے نتیجہ اللہ اپنی مہربانی سے پیدا کر دیتے ہیں؟۔

جواب : صحیح بات یہ ہے کہ بندہ کوشش کرتا ہے کام کا بن جانا اللہ کی مہربانی سے ہوتا ہے۔ڈاکٹر دوائی دیتا ہے مگر مریض کو شفاء دینا اللہ کا کام ہے۔ جراح زخم پر دوائی لگاتا ہے۔زخم کو درست کرنا اللہ کا کام ہے۔ بلکہ انسان کے بہت سے کام بغیر ارادے کے پورے ہوتے ہیں انسان سمجھتا ہے میں خود بولتا ہوں جبکہ اسے پتہ نہیں ہوتا کہ زبان کہاں کہاں لگ رہی ہے اور آواز کیسے بن رہی ہے۔ہاں انسان بولنے کی نیت کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے تو بندہ محنت کرتا ہے اللہ نتیجہ دے دیتا ہے۔اس لئے بندے پر لازم ہے کہ نیکی کی کوشش کرے اور برائی کے قریب جانے سے بچے۔نیکی کی کوشش کرے اور کام نہ بھی بنے تب بھی اس کو ثواب ملے گا۔اگر برائی کی کوشش کرے اور کامیابی نہ ہو تب بھی برائی کا گناہ ملے گا۔

سوال نمبر(۲۶) : اس کی وضاحت کریں کہ بندے کو اپنے بعض کاموں کا بھی پتہ نہیں چلتا؟۔

جواب : دیکھیں غنّہ کی آواز ناک سے ادا ہوتی ہے مگر اکثر لوگوں کو یہ پتہ نہیں کہ ناک میں ہوا کہاں جاتی ہے۔انسان کے منہ میں جو کوا ہے سینے سے آنے

والی ہوا اس کوے کے پیچھے سے جو راستہ ہے وہاں سے ناک میں جاتی ہے۔سائیکل چلاتے ہوئے اس کو موڑتے ہیں مگر اکثر اوقات انسان کو موڑنے کا پتہ بھی نہیں چلتا معلوم ہوا کہ کوئی طاقت ہے جو انسان سے ایسے کام کرواتی ہے۔جس کا اس کو شعور بھی نہیں ہوتا۔اس لیے کہا جاتا ہے کہ بندہ اپنے افعال کا خالق نہیں بندے کا خالق بھی خدا ہے اور بندے کے افعال کا خالق بھی خدا ہے۔

سوال نمبر(۲۷) : کیا شریعت پر عمل کرنا بندے کے بس میں نہیں اس بارے میں کیا عقیدہ ہے؟۔

جواب : ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے ایسے کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہو سکے بندہ تندرست ہے تو اسے حکم ہے کہ وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے اگر بیمار ہے تو بیٹھ کر نماز پڑھے بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھے۔اللہ پاک نے پورے دین میں کوئی ایک حکم بھی ایسا نہیں دیا جس پر عمل کرنا بندے کے بس میں نہ ہو۔

حل تمرین نمبر ۲

سوال نمبر(۱) : انبیاء کرام کی تعداد کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟۔

جواب : پیغمبروں کی صحیح تعداد اللہ ہی جانتا ہے یہ جو کہتے ہیں کہ دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئے اس کی حدیث ضعیف ہے۔اس لئے یوں عقیدہ رکھے کہ اللہ کے بھیجے ہوئے جتنے پیغمبر ہیں ہم ان سب پر ایمان لاتے ہیں جو ہم کو معلوم ہے ان

پر بھی اور جو نہیں معلوم ان پر بھی ۔ (والتفصیل فی ازالۃ الریب ص ۱۳۶ تا ۱۳۹)۔

سوال نمبر (۲) : کیا انبیاء علیہم السلام گناہ کرتے تھے؟۔

جواب : تمام انبیاء علیہم السلام گناہوں سے پاک ہیں۔اس لیے امت کو مکمل طور پر انبیاء علیہم السلام کی فرمانبرداری ضروری ہے۔ یہ درست ہے کہ قرآن کی بعض آیات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تائید میں نازل ہوئیں مگر نازل تو نبی علیہ الصلوۃ والسلام پر ہی ہوئی ہیں۔ جب کسی نبی علیہ الصلوۃ والسلام پر اللہ کی طرف سے عتاب آیا تو اُس وقت بھی اللہ نے اُس نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو ہی مخاطب کیا۔ سورۃ عبس کی ابتدائی آیات حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی وجہ سے نازل ہوئیں مگر نازل تو نبی علیہ الصلوۃ والسلام پر ہی ہوئیں کسی اور پر تو نازل نہ ہوئیں۔ حضرت یونس علیہ الصلوۃ والسلام مچھلی کے پیٹ میں گئے مگر اللہ نے اُن کی برکت سے اِس اُمت کو آیت کریمہ عطا فرمادی۔

سوال نمبر (۳) : معجزہ کسے کہتے ہیں؟۔

جواب : پیغمبروں کی سچائی بتانے کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں ایسی نئی نئی اور مشکل باتیں ظاہر کیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں۔ جیسے موسیٰ علیہ السلام لاٹھی پھینکتے وہ سانپ بن جاتی عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے حکم سے اندھے اور کوڑھی کو تندرست کر دیتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے کئی مرتبہ پانی کے چشمے جاری ہوئے۔ معجزہ کام اللہ کا ہوتا ہے نبی علیہ السلام کے ہاتھ سے ظاہر ہوتا ہے۔

کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک جادوگر نے خواب میں موسیٰ علیہ السلام

کے بارے میں کسی سے دریافت کیا اُس نے کہا میں ایک طریقہ بتاتا ہوں جب وہ سو جاوے اُس کی لاٹھی کو چُرا لے اگر تو اس میں کامیاب ہو جائے تو وہ نبی نہیں ہے تو اُس نے موسیٰ علیہ السلام سے تعلق قائم کیا ایک دن موسیٰ علیہ السلام سوئے ہوئے تھے اور لاٹھی پاس تھا اُس نے موقع پا کر لاٹھی کو چُرانے کیلئے ہاتھ بڑھایا تو وہ لاٹھی فوراً سانپ بن گئی اب وہ ڈر کے مارے پیچھے ہٹا اور یہ مان گیا کہ موسیٰ علیہ السلام نبی ہیں اور اس لاٹھی کے سانپ بن جانے میں موسیٰ علیہ السلام کا کوئی دخل نہیں یہ آپ کا فعل نہیں بلکہ اُس بیدار کا فعل ہے جس کو کوئی اُونگھ اور نیند نہیں آتی۔

سوال نمبر (۴) : کیا اللہ کے ذمہ کچھ ضروری ہے؟۔

جواب : کوئی چیز خدا کے ذمہ ضروری نہیں یہ تو اس کی مہربانی ہے کسی کو اچھا کاروبار دے اچھی اولاد دے۔ نیک اعمال کی توفیق بھی اس کی مہربانی سے ہے اور ان کی قبولیت اور جنت میں داخلہ بھی اس کی مہربانی اور رحمت سے ہوگا۔ خدا پر واجب نہیں ہے۔ اس لئے کہ جنت میں جانے کی حقیقی علت رحمتِ خداوندی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت ہی سے نیک اعمال کو اس کا سبب بنا دیا ہے بشرطیکہ وہ اعمال قبول ہو جائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :لن ینجی احدا منکم عملہ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ منہ برحمتہ فسددوا وقاربوا واغدوا وروحوا و شئ من الدلجۃ والقصد القصد تبلغوا۔

سوال نمبر(۶) : حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے نبی علیہ السلام کی شان کو کس طرح بیان فرمایا؟۔

جواب : حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو بیان کیا کسی اور نے اس طرح بیان نہ کیا۔آپ نے درج ذیل وجوہات سے دیگر انبیاء علیہم السلام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فوقیت کو ثابت کیا ہے۔

نمبرا: نبوت کا تفوق

آپ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کی نبوت سورج کی طرح اور دیگر انبیاء کی نبوت چاند ستاروں کی طرح ۔ایک جگہ آپ نے لکھا ہے کہ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم امت کے نبی ہیں اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کے بھی نبی ہیں (تحذیر الناس صفحہ ۳،۴)۔ حضرت کی اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ باقی انبیاء علیہم السلام اپنی امتوں کے لئے نبی ہیں۔مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے امتی ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُمت کے بھی امام اور معراج کی رات انبیاء علیہم السلام کے بھی امام بنے۔پہلے زمانے میں ایک وقت میں ایک سے زیادہ نبی بھی ہوتے ہیں۔جیسے موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام مگر نبی علیہ السلام کی شان ہے کہ آپ کے ہوتے ہوئے کوئی اور نبی نہیں۔اگر بالفرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے انبیاء کے زمانے میں تشریف لاتے تو وہ انبیاء کرام علیہم السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے۔دوسری جگہ حضرت فرماتے ہیں آپ سب سے اعلیٰ ہیں اس لئے آخر میں آئے۔جیسے بڑی عدالت میں انسان بعد میں جاتا ہے۔اسی طرح اعلیٰ نبی کو اللہ تعالیٰ نے آخر میں

(۱۵

نمبر۳: آپ ﷺ کا عقل وفہم میں اعلیٰ وافضل ہونا

حضرت فرماتے ہیں عقل وفہم میں آپ ﷺ سب سے ممتاز تھے اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ ﷺ خود امی تھے اور جس ماحول میں پیدا ہوئے ہوش سنبھالا بلکہ عمر گزاری وہ علوم سے بھی یکلخت خالی نہ علومِ دینی کا پتہ نہ علومِ دنیوی کا۔اس کے باوجود ایسی لاجواب کتاب لائے ایسا محکم آئین ،ایسی واضح ہدایات دے گئے کہ ان ان پڑھ لوگوں کو عقائد وعبادات ،معاملات ،اخلاق اور سیاسیات میں بڑے بڑے اہلِ عقل کا پیشوا بنادیا۔ان کے کمال پر اہلِ اسلام کی بیشمار کتابیں شاہد ہیں ایسے علوم بتائیں تو سہی کس قوم اور کس مذہب والوں کے پاس ہیں۔جس کے فیض یافتہ اور تربیت یافتہ کا یہ حال ہو ان کے استاد اور مربی یعنی حضرت محمد ﷺ کا کیا حال ہوگا؟۔(مباحثہ ص ۳۰ تا ۳۱)۔

نمبر۴: اخلاق میں بلندی

حضرت فرماتے ہیں آپ ﷺ اخلاق میں سب سے بلند تھے۔اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ ﷺ نہ کہیں کے بادشاہ تھے نہ بادشاہ زادے نہ امیر زادے نہ تجارت کا سامان نہ کھیتی کے بڑے اسباب ، نہ میراث میں کوئی چیز ہاتھ آئی۔نہ خود کوئی دولت کمائی۔ایسے افلاس میں ملکِ عرب کے گردن کشوں ، جفا کشوں ، برابر کے بھائیوں کو ایسا مسخر کرلیا کہ جہاں آپ ﷺ کا پسینہ گرے وہاں اپنا خون بہانے

کو تیار ہوں۔

پھر یہ بھی نہیں ایک دو روز کا ولولہ تھا، نکل گیا۔ ساری عمر اسی کیفیت میں گزار دی یہاں تک کہ گھر بار چھوڑا زن وفرزند چھوڑے مال و دولت چھوڑی آپ کی محبت میں سب پر خاک ڈالی۔ اپنوں سے آمادہ جنگ و پیکار ہوئے کسی کو آپ مارا ، کسی کے ہاتھوں آپ مارے گئے۔ یہ تسخیرِ اخلاق نہیں تھی تو اور کیا تھی۔ یہ زورِ شمشیر کس تنخواہ میں آپ نے حاصل کیا۔ ایسے اخلاق کوئی بتائے تو سہی کس میں تھے؟۔ کسی اور کی نبوت میں شک ہو کہ نہ ہو حضرت محمد ﷺ کی نبوت میں کسی اہلِ عقل وانصاف کو شک کی گنجائش نہیں۔ بہر حال یہ بات واجب التسلیم ہے کہ آپ ﷺ تمام انبیاء کے قافلہ کے سالار سب رسولوں کے سردار اور سب میں افضل اور سب کے خاتم ہیں۔ (مباحثہ شاہ جہانپور ص ۳۱، ۳۲)۔

یاد رہے کہ قبلہ نما ایک ہندو پنڈت دیانند سرسوتی کے جواب میں لکھی گئی اور مباحثہ شاہجہانپور عیسائیوں اور ہندوؤں کے ساتھ کئے گئے مناظرہ کی روئیداد ہے ان کتابوں اور ان مباحثوں کے اندر مولانا نے آپ ﷺ کی ختمِ نبوت کو واضح الفاظ میں ذکر فرمایا ایک موقعہ پر فرماتے ہیں ''کسی اور نبی نے دعویٰ خاتمیت نہ کیا، کیا تو حضرت محمد ﷺ نے کیا چنانچہ قرآن وحدیث میں بتصریح موجود ہے سوا آپ کے اگر آپ سے پہلے دعویٰ خاتمیت کرتے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کرتے مگر دعویٰ خاتمیت

تو درکنار انہوں نے یہ فرمایا کہ میرے بعد جہان کا سردار آنے والا ہے۔(مباحثہ شاہجہانپور ص ۳۵)۔(۱)

کتنے تعجب کی بات ہے کہ وہ شخص جو غیر مسلموں کے مجمعوں میں جا کر کھول کھول کر نبی علیہ السلام کی ختمِ نبوت کا اعلان کرتا رہا۔لوگوں نے اس کی نامکمل عبارتوں کو لے کر اس پر ختمِ نبوت کے نہ ماننے کا الزام لگایا۔

مسلمانو! سوچو تو سہی اگر وہ شخص ختمِ نبوت کا منکر تھا تو مسلمانوں نے اسلام کی ترجمانی کے لئے کافروں کے مقابلہ میں اس کو کیوں چن لیا۔جنہوں نے اس پر کفر کے فتوے لگائے۔اُن کو کیوں نہ بلایا۔اگر وہ ختمِ نبوت کا منکر ہوتا تو ان موقعوں پر اس کو ختمِ نبوت کے اعلان کی کیا مجبوری تھی۔اگر وہ ختمِ نبوت کا منکر ہوتا تو غیر مسلم کہہ دیتے کہ تو تو مسلمانوں کا نمائندہ نہیں۔یا یہ کہ تو ختمِ نبوت کا منکر ہے اس موقعہ پر ختمِ نبوت کا کیوں اعلان کر رہا ہے؟۔

الغرض حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ پر ختمِ نبوت کے انکار کا الزام نرا جھوٹ ہے۔اس طرح حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور دیگر علمائے دیوبند پر گستاخِ رسول ہونے کا الزام نرا جھوٹ ہے۔اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت

---

(۱) انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان مذکور ہے "اس کے بعد میں تم سے بہت باتیں نہ کرونگا کیونکہ دنیا کا سردار آتا اور مجھ میں اُس کا کچھ نہیں" (یوحنا باب ۱۴ آیت ۳۰)

فرمائے! (آمین)۔

سوال نمبر (۷) : عقیدہ نمبر ۱۵ اور معراج کے چند واقعات تحریر کریں؟۔

جواب : ہمارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکہ سے بیت المقدس اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا پہنچایا اور پھر مکہ میں پہنچا دیا اس کو معراج کہتے ہیں۔

(۱) : مشہور یہ ہے کہ معراج ۲۷ رجب کو ہوا۔

(۲) : سنہ ۱۰ نبوی کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور ابو طالب دونوں کا انتقال ہوا۔ کافروں نے تکلیفیں بڑھائیں۔ پریشان ہو کر طائف کا سفر کیا طائف والوں نے قدر نہ کی۔ آپ ﷺ بڑے پریشان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے غم کو ہلکا کیا۔ آپ ﷺ کو سیر کروائی۔

(۳) : براق ایک جانور ہے جس پر آپ ﷺ نے سفر کیا بیت المقدس میں گئے دو رکعت نماز تحیۃ المسجد ادا کی پھر آپ ﷺ آسمان پر تشریف لے گئے۔ وہاں متعدد انبیاء سے ملاقات ہوئی کس آسمان پر کس نبی سے ملاقات ہوئی اس کو یاد کرنے کے لئے لفظ ہے۔ "اَعْیَاھُمَا"

الف سے اشارہ ہے آدم علیہ السلام کی طرف پہلے آسمان پر ان سے ملاقات ہوئی

عین سے اشارہ ہے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف دوسرے آسمان پر ان سے ملاقات ہوئی ان کے ساتھ حضرت یحییٰ علیہ السلام بھی تھے۔

یا سے اشارہ ہے یوسف علیہ السلام کی طرف تیسرے آسمان پر ان سے ملاقات ہوئی

الف سے اشارہ ہے ادریس علیہ السلام کی طرف چوتھے آسمان پر ان سے ملاقات ہوئی

ہا سے اشارہ ہے ہارون علیہ السلام کی طرف پانچویں آسمان پر ان سے ملاقات ہوئی

میم سے اشارہ ہے موسیٰ علیہ السلام کی طرف چھٹے آسمان پر ان سے ملاقات ہوئی

الف سے اشارہ ہے ابراہیم علیہ السلام کی طرف ساتویں آسمان پر ان سے ملاقات ہوئی

آپ سدرۃ المنتہیٰ گئے۔ اللہ سے ہم کلامی ہوئی بعض علماء کہتے ہیں دیدار بھی ہوا پچاس نمازیں فرض ہوئیں۔ موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کر کر کے پانچ نمازیں رہ گئیں۔

(۴) : معراج سے واپسی پر بیت المقدس میں تمام انبیاء علیہم السلام سے ملاقات ہوئی آپ کی نبوت کا اعلان ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر پڑھائی (دیکھئے خزائن السنن ج ۲ ص ۱۵) اس نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قراءت کی اور انبیاء علیہم السلام کو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت سننے کا موقعہ حاصل ہوا ہمیں بھی چاہیے کہ امام کی قراءت کے وقت خاموش رہیں۔ اس رات مرزا قادیانی وہاں نہ تھا یہ بھی دلیل ہے اس کے نبی نہ ہونے کی۔

(۵) : معراج سے واپسی پر ظہر کے وقت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے دو دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ نمازیں پڑھائیں پہلے دن شروع وقت میں دوسرے دن آخر وقت میں تا کہ نماز کے اوقات معلوم ہو جائیں۔

حل تمرین نمبر ۳

سوال نمبر (۱) : فرشتوں اور جنوں کے بارے میں اپنا عقیدہ بیان کریں۔

جواب : اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کر کے ان کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے ان کو فرشتے کہتے ہیں۔ بہت سے کام ان کے حوالے ہیں وہ اللہ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے۔ جس کام میں لگا دیا ہے اس میں لگے رہتے ہیں۔ ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت میکائیل علیہ السلام حضرت اسرافیل علیہ السلام حضرت عزرائیل علیہ السلام۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ (مخلوقات) آگ سے بنائی ہیں۔ وہ بھی ہم کو دکھائی نہیں دیتیں۔ ان کو جن کہتے ہیں۔ ان میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں۔ ان کے اولاد بھی ہوتی ہے۔ ان سب میں زیادہ مشہور شریر ابلیس یعنی شیطان ہے۔

سوال (۲) : کیا فرشتوں اور جنوں کا منکر مسلمان ہے؟

جواب: جو شخص فرشتوں یا جنوں کے وجود کا منکر ہو وہ مسلمان نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن وحدیث میں واضح طور پر فرشتوں اور جنوں کا ذکر ہے قرآن کی ایک سورۃ کا نام **سورۃ الجن** ہے۔ اور **سورۃ الفاطر** کا ایک نام **سورۃ الملائکۃ** ہے۔ پھر صحابہ کرام سے لے کر اب تک ساری امت ان کے وجود کو مانتی رہی ہے۔

سوال (۳) : کیا ایسا کہنا درست ہے کہ فرشتوں سے مراد شریف انسان اور جنوں سے مراد شرارتی اور فسادی انسان ہیں؟

جواب: اگرچہ شریف آدمی کو فرشتہ سیرت اور شرارتی فسادی کو شیطان کہہ دیتے ہیں مگر قرآن پاک میں جو فرشتوں اور جنوں کا ذکر ہے وہ انسانوں کے علاوہ الگ مخلوق ہیں۔

سوال (۴) : فرشتوں کے چند کام ذکر کریں۔

جواب: فرشتوں کو اللہ نے جس کام پر لگا دیا اس کو کرتے رہتے ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام وحی لاتے تھے۔ اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے۔ کچھ فرشتے بندے کے اعمال لکھتے ہیں۔ کچھ فرشتے انسان کی حفاظت کرتے ہیں۔ کچھ فرشتے قبر میں سوالات کریں گے۔

سوال (۵) : فرشتے بہت سے کام کرتے ہیں تو ان سے مدد مانگنا جائز کیوں نہیں؟

جواب: فرشتے اپنی مرضی سے کچھ نہیں کرتے مرضی خدا کی ہی چلتی ہے اس لئے فرشتوں سے مدد مانگنا درست نہیں۔ حاجت روا مشکل کشا جان کر مدد مانگنا غیر اللہ سے شرک ہے۔

سوال (۶) : جنات مکلّف ہیں یا نہیں؟

جواب: جنات مکلّف ہیں۔ اللہ کے حکموں پر عمل کرنا ان کو ضروری ہے۔ لیکن بعض جنات ابلیس کہنے سے انسانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جب مرنے کا وقت آتا ہے اس وقت شیطان پورا زور لگاتا ہے کہ انسان کفر کی موت مرے اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

﴿حل تمرین نمبر ٤﴾

سوال نمبر(۱) : عقیدہ نمبر۲۱ لکھیں اور اس کی وضاحت کریں؟۔

جواب : ولی لوگوں کو بعض باتیں سوتے یا جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں۔اس کو کشف اور الہام کہتے ہیں۔اگر وہ شرع کے موافق ہے تو قبول ہے اور اگر شرع کے خلاف ہے تو مردود ہے۔

چند ضروری اصطلاحات کی وضاحت۔

(۱)علمِ غیب (۲)غیب کی خبریں (۳) کشف (۴)الہام

(۱) : علمِ غیب صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔علمِ غیب یہ ہے کہ ہر ہر چیز کا مکمل یقینی علم دائمی طور پر حاصل ہو۔شک وشبہ بھی نہ ہو۔بھول بھی نہ ہو۔ نبض کے ذریعے ، علامات کے ذریعے یا ایکسرے وغیرہ سے حاصل شدہ علم بھی علم غیب نہیں ورنہ تو سب ڈاکٹروں حکیموں کے لئے علم غیب ماننا پڑے گا۔

(۲) :غیب کی خبریں اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو وحی کے ذریعے دیتا ہے۔ان میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں ہوتا۔اور اللہ چاہے تو دور کی خبر دے دے اور چاہے تو نزدیک کی خبر نہ دے حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں تھے حضرت یعقوب علیہ السلام کو پتہ نہ چلا اور جب ان کا کرتا لے کر مصر سے قافلہ چلا تو فرمایا مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے۔(دیکھئے سورۃ یوسف آیت ۹۴)۔

(۳) : کشف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کے سامنے کسی چیز کی صورت حاضر کر

ے چیز اپنی جگہ رہتی ہے انسان اس کو قریب سمجھتا ہے۔ مثلاً کسی کو دور سے بیت اللہ نظر آجائے۔

(۴) : الہام یہ ہے کہ کسی بندے کے دل میں اللہ کے حکم سے کسی بات کا علم حاصل ہوجائے۔ یاد رہے کہ کشف الہام علمِ غیب نہیں۔ علمِ غیب اللہ کا علم ہے اور کشف الہام بندوں کو حاصل ہونے والی باتیں ہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ کشف یا الہام اللہ کے نزدیک بندے کے مقبول ہونے کی نشانی نہیں۔ کیونکہ کشف گنہگاروں کو بھی ہو جاتا ہے مقبول ہونے کی نشانی اللہ کی بندگی ہے۔ کشف خواب کی طرح ہے۔ خواب میں انسان کو کوئی کہے نماز پڑھا کرو اچھی بات ہے اور اگر خواب میں کوئی بزرگ کہے کہ نماز نہ پڑھ تو اس کا مطلب یا تو یہ ہے کہ وہ بزرگ نہیں بلکہ شیطان ہے اور یا یہ کہ وہ بزرگ ڈانٹ کر یوں کہہ رہے ہیں اور مطلب یہ ہے کہ نماز ضرور پڑھا کرو۔

سوال (۲) : کوئی ولی کسی نبی کے درجے کو کیوں نہیں پا سکتا؟

جواب: اس لئے کہ ولی کو ولایت نبی کی اتباع سے ملا کرتی ہے۔ اسی وجہ سے ولی کی کرامت کو نبی کا معجزہ مانا جاتا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ نبی معصوم ہوتا ہے اگر اس سے خلافِ اولیٰ کام سرزد ہوجائے تو اللہ تعالیٰ بذریعہ وحی اصلاح کرتا ہے۔ جبکہ ولی معصوم نہیں۔ اس پر وحی نازل نہیں ہوتی۔

سوال (۳) : جو شخص نماز نہ پڑھے یا نظر کی حفاظت نہ کرے کیا ایسا شخص ولی ہوسکتا ہے؟

جواب: ایسا شخص ولی نہیں ہوسکتا۔

سوال (۴) : کیا تعویذ کے اثر ہونے کا ولایت میں کوئی اثر ہے؟

جواب: تعویذات کے اثر کا ولایت میں کوئی دخل نہیں۔ بعض شعبدہ قسم کے لوگ جاہلوں پر اثر ڈال کر ان کا ایمان کمزور کرتے ہیں۔

سوال (۵) : ولی کی بڑی کرامت کیا ہوتی ہے؟

جواب: ولی کی بڑی کرامت دین پر استقامت ہے۔ یعنی جلوت میں خلوت میں۔ خوشی میں غمی میں۔ عبادات میں معاملات میں ہر موقعہ پر شریعت کے حکم کو مقدم رکھنا بدعات ورسومات سے بچتے رہنا۔

سوال (٦) : بیعت کیا ہے اور اس کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: کسی اللہ والے کے ہاتھ پر گناہوں سے بچنے اور شریعت پر چلنے کے عہد کرنے کا نام بیعت ہے۔ بیعت کی برکت سے انسان میں عاجزی پیدا ہوتی ہے اور شریعت پر استقامت نصیب ہوتی ہے۔ بیعت اس کی کرنی چاہیے جس کا عقیدہ صحیح ہے۔ شریعت پر عمل کرتا ہو۔ نظر کی حفاظت کرتا ہو اور اس کو بیعت کرنے کی اجازت بزرگوں نے دی ہو۔

حل تمرین نمبر ۵

سوال نمبر (۱) : عقیدہ نمبر ۲۲ لکھیں نیز بدعت کی حقیقت اور اس کی قباحت تحریر کریں؟۔

جواب : اللہ و رسول ﷺ نے دین کی سب باتیں قرآن وحدیث میں بندوں کو بتادیں۔ اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں ایسی نئی بات کو بدعت کہتے ہیں۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔

بدعت ہر وہ نیا کام ہے جس کو دین سمجھ کر اپنایا جائے۔ اور صحابہٴ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین اور تبع تابعین کے زمانے میں باوجودیکہ اس کا تقاضا پایا جاتا تھا مگر وہ کام نہ ہوا۔

مثال: فریج کو دین سمجھ کر استعمال نہیں کیا جاتا۔ اس لئے یہ بدعت نہیں۔ صرف نحو ہماری ضرورت ہے اس کے بغیر ہمیں قرآن سمجھ نہیں آتا صحابہٴ کرام رضی اللہ عنہم کی زبان عربی تھی ان کو اس کی ضرورت نہ تھی۔ لہٰذا صرف ونحو بدعت نہیں۔ گیارہویں کا ختم بدعت ہے۔ ایصالِ ثواب صحابہٴ کرام رضی اللہ عنہم بھی کرتے تھے۔ مگر انہوں نے نہ گیارہویں دی نہ قُل کئے اور نہ ان کے ہاں ساتواں یا دسواں تھا اور نہ چہلم اور برسی لہٰذا یہ چیزیں بدعات ہیں۔ بدعت کی قباحت کی چند وجوہات درج ذیل ہیں :

(۱) : بدعت کو دین سمجھ کر کیا جاتا ہے۔ اس لئے بدعتی کو توبہ کی توفیق نہیں ہوتی۔

(۲) : دین مکمل ہو چکا مگر بدعتی اس کو نامکمل سمجھ کر روز نئی نئی بدعات نکالتا ہے۔ آج ربیع الاوّل کو جلوس نکالنے والے کہتے ہیں کہ جو جلوس نہیں نکالتے وہ عاشقِ رسول نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ جلوس نہ ہوتا تھا کوئی عاشق رسول نہ تھا اور یہ جلوس صحابہ تابعین نے نہ نکالا احمد رضا خان نے بھی نہ نکالا۔ کل کو کوئی اور بدعت

شروع کریں گے۔ مثلاً بارہ ربیع الاوّل کو نمازِ عید شروع کردیں۔ اور کہیں کہ جو بارہ ربیع الاول کو نمازِ عید نہیں پڑھتا وہ عاشقِ رسول نہیں۔ تو ان کے کہنے کے مطابق آج تک کا کوئی مسلمان عاشقِ رسول نہیں ہوگا۔

(۳) : بدعت کرنے والے اللہ تعالیٰ کو اپنے خیال میں اپنی مرضی کا پابند سمجھتے ہیں۔ کام خود شروع کر دیتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پر اجر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ تو اس کام پر اجر دے گا جو اس کے حکم کے مطابق ہو۔ کسی مزدور سے ہم سارا دن اپنے گھر کا کام لیں اور شام کو ہم اس کو ہمسائے کی طرف بھیج دیں گے کہ اس سے مزدوری لے لو ہمسایہ کبھی پیسے نہ دے گا۔ اس طرح بدعات پر اللہ تعالیٰ اجر نہ دے گا۔ بلکہ خطرناک سزا دے گا۔

سوال نمبر (۲) : عقیدہ نمبر ۲۳ لکھیں۔ اور قرآن پاک کے چند صحیح اور غلط ترجموں کی نشاندہی کریں؟۔

جواب : اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرئیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبروں پر اتاریں تاکہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں سنائیں۔ ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔ توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو۔ زبور حضرت داوٗد علیہ السلام کو انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن مجید ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی۔ اور قرآن مجید آخری کتاب ہے اب کوئی کتاب آسمان سے نہ آئے گی۔ قیامت تک قرآن ہی کا حکم چلتا رہے گا۔ دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں

نے بہت کچھ بدل ڈالا۔مگر قرآن مجید کی نگہبانی کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے۔اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔

یاد رہے قرآن پاک کے کلمات کو کوئی تبدیل نہ کرسکا۔مگر قرآن کے معانی کو تبدیل کر گے بہت سے لوگوں نے تحریف کردی اس لئے سوچ سمجھ کر قرآن پاک کے ترجمے اور تفسیریں لینا یا پڑھنا چاہیے اور صحیح العقیدہ باعمل علماء کے پاس ہی علم حاصل کرنا چاہیے۔چند معتبر ترجمہ وتفسیر کرنے والے حضرات یہ ہیں۔

☆ شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔☆ شاہ رفیع الدین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

☆ مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ (تفسیرِ عثمانی)۔☆ مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

☆ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ۔ ☆ مولانا احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

☆ مولانا ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ ☆ مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ۔

☆ مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتی مدظلہ العالی۔☆ مولانا عاشق الٰہی بلند شہری رحمۃ اللہ علیہ۔☆ امام اہل سنت شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز صاحب دامت برکاتہم

☆ مولانا عاشق الٰہی بلند شہری رحمۃ اللہ علیہ۔☆ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مرزائیوں اور شیعوں نے تو من مرضی کی تفسیریں کی ہی ہیں غیر مقلدین اپنی تفسیروں میں اپنے سوا سب مسلمانوں کو تارک قرآن وحدیث کہتے ہیں۔احمد رضا خان نے تو اپنے باطل عقائد کو ثابت کرنے کے لئے قرآن کریم کے لفظی ترجمے کے اندر بڑی تحریفات کردی ہیں۔چند مثالیں حسب ذیل ہیں۔

مثال نمبرا: احمد رضا خان نے ﴿قل لا اقول لكم عندی خزائن الله و لا اعلم الغیب ﴾ میں واقع ﴿لا اعلم الغیب﴾ کا ترجمہ کیا (اور نہ یہ کہوں کہ میں آپ غیب جان لیتا ہوں) ''آپ'' کا لفظ اور ''کہوں'' کا لفظ ترجمے پر زیادتی ہے۔ حاشیے میں مفتی نعیم الدین مراد آبادی نے لکھا کہ ذاتی علم غیب کی نفی ہے عطائی کی نہیں (دیکھئے حاشیہ ص ۱۹۴) اور ''کہوں'' کا لفظ اس لئے زیادہ کیئے کہ یہ لوگ کہتے ہیں اس آیت سے نبی کریم ﷺ کے غیب جاننے کی نفی نہیں ہے بلکہ غیب جاننے کے دعوی کی نفی ہے گویا آپ ﷺ معاذ اللہ غیب جاننے کے باوجود کہتے رہے کہ میں غیب نہیں جانتا ۔

یہاں ترجمہ غلط کیا ہے اور ایسا ہی جملہ ﴿لا اعلم الغیب﴾ یہ حضرت نوح علیہ السلام کے لئے سورت ھود کی آیت نمبر ۳۱ ہے وہاں ترجمہ درست ہے۔ وہاں لکھا ہے (اور نہ یہ کہ میں غیب جان لیتا ہوں) سورۃ سبا کی آیت نمبر ۱۴ میں جنات کے بارے میں ہے۔ ﴿ان لو کانوا یعلمون الغیب﴾ کا ترجمہ کیا ہے (اگر غیب جانتے ہوتے) اور یہ بھی درست ہے ان دونوں کے ترجمے میں نہ '' آپ کا لفظ ہے اور نہ ''کہوں'' کا لفظ ہے اور نہ حاشیہ میں ذاتی کی نفی کا ذکر ہے۔ ایک اور لحاظ سے سوچیئے کہ اگر کوئی نجومی جنات کے لئے علم غیب کا دعویٰ کرے اور دلیل یوں پیش کرے کہ سورۃ سبا کی اس آیت میں جنات سے ذاتی علم غیب کی نفی ہے نہ کہ عطائی کی تو کیا جواب ہوگا۔

مثال نمبر۲: احمد رضا نے سورۃ الطلاق کے شروع میں ﴿یا ایھا النبی﴾ کا معنی کی ہے(اے نبی) سورۃ البقرہ کی آیت نمبر۲۱۳ میں ﴿النبیین﴾ کا معنی کیا (انبیاء) سورۃ الطلاق کے شروع میں ﴿یا ایھا النبی﴾ کا معنی کیا ہے(اے نبی) ایک اور جگہ ﴿یا ایھا النبی﴾ کا معنی کیا[اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی)] (سورۃ الاحزاب آیۃ ۴۵) سورۃ تحریم آیت نمبر۱ میں ترجمہ کیا [اے غیب بتانیوالے (نبی)] اگر یہ درست ہے تو ہر جگہ کیوں نہیں کیا۔ پھر اگر ترجمہ ہے [غیب بتانے والے] تو بین القوسین میں نبی کا لفظ کیوں لایا گیا اور اگر ترجمہ نبی ہے تو غیب بتانے والا کیوں بڑھایا گیا۔

مثال نمبر۳: سورۃ الاحزاب آیت۴۵ میں ہے ﴿انا ارسلناك شاھدا﴾ وہاں احمد رضا نے ترجمہ کیا (بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر) یہ ترجمہ بھی غلط ہے سورۃ البروج کی آیت ۳ میں ﴿شاھد﴾ کا معنی کیا ہے (گواہ)۔ سورۃ البروج کی آیت نمبر۷ میں ﴿شھود﴾ کا معنی کیا ہے (گواہ) سورۃ العادیات میں فرمایا ﴿ان الانسان لربه لکنود و انه علی ذلك لشھید﴾ اس کا ترجمہ کیا (بے شک آدمی اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے اور بیشک وہ اس پر خود گواہ ہے) ایک جگہ فرمایا ﴿واستشھدوا شھیدین من رجالکم﴾ (اور دو گواہ کرلو اپنے مردوں سے) ایک جگہ فرمایا ﴿و نکون علیھا من الشاھدین﴾ (المائدۃ ۱۱۳) اس کا ترجمہ کا (اور ہم اس پر گواہ ہو جائیں) اگر حاظر ناظر صحیح ترجمہ تھا تو دوسرے مقامات پر کیوں

جواب: موجودہ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ اصل انجیل نہیں بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک زمانہ بعد بہت سے لوگوں سے سن سنا کر آپ کے حالات کو جمع کیا۔ عیسائی جو چار انجیلیں رکھتے ہیں یہ حقیقت میں چار آدمیوں کی کتابیں ہیں۔ جن میں آپ کے حالات ہیں چنانچہ تیسری انجیل کے شروع میں ہے۔

''چونکہ بہتوں نے اس پر کمر باندھی ہے کہ جو باتیں ہمارے درمیان واقع ہوئیں ان کو ترتیب وار بیان کریں جیسا کہ انہوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کے خادم تھے ان کو ہم تک پہنچایا اس لئے اے معزز تھیفلس میں نے بھی مناسب جانا کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے ان کو تیرے لئے ترتیب سے لکھوں تا کہ جن باتوں کی تو نے تعلیم پائی ان کی پختگی تمہیں معلوم ہو جائے''۔ (لوقا کی انجیل باب ا آیت ا تا ۴)

اور چوتھی انجیل کے بالکل آخر میں ہے۔

''اور بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے اگر وہ جدا جدا لکھے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ جو کتابیں لکھی جاتیں ان کے لئے دنیا میں گنجائش نہ ہوتی''۔ (یوحنا باب ۲۱ آیت ۲۵) اس کے باوجود موجودہ انجیل میں نبی ﷺ کی آمد کی بشارت موجود ہے۔ چنانچہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان مذکور ہے۔ ''اس کے بعد میں تم سے بہت

باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں'' (یوحنا باب ۱۴ آیت ۳۰)

سوال (۴) : قرآن کریم کے بے مثل ہونے کی کیا دلیل ہے؟

جواب: قرآن پاک کے بے مثل ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں۔ایک وجہ اس کا محفوظ ہونا۔کوئی اور کتاب اس طرح اصلی زبان میں محفوظ نہیں۔ایک وجہ قرآن کریم کی مقبولیت ہے۔اس کو سمجھے بغیر بچے یاد کرتے ہیں۔دنیا میں جس طرح قرآن پاک کے حفظ کے مدارس ہیں کسی اور کتاب کے نہیں ہیں۔

مولانا منظور نعمانی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کچھ عیسائی کہنے لگے مسلمانوں کا یہ دعویٰ کہ قرآن بے مثل ہے درست نہیں۔ایک مصری عالم کہنے لگے اچھی تجربہ کر لیتے ہیں۔آپ اسی مضمون کو اپنے الفاظ میں ادا کریں۔دوزخ بہت بڑی ہے۔ہر ایک نے بہت سوچ سوچ کر اس مضمون کو اپنے الفاظ میں ادا کیا۔اس کے بعد مصری عالم نے کہا اب دیکھیں قرآن نے اس مضمون کو کیسے ادا کیا ہے۔قرآن میں ہے۔ **یوم نقول لجهنم هل امتلأت فتقول هل من مزید۔** ترجمہ: جس دن ہم جہنم سے کہیں گے کیا تو بھر گئی ہے تو وہ کہے گی کیا اور بھی ہے۔اس پر ان کو اقرار کرنا پڑا کہ قرآن واقعی بے مثل کتاب ہے۔

سوال نمبر (۵) : تفسیر ابن کثیر کیسی کتاب ہے؟

جواب: تفسیر ابن کثیر اصل عربی زبان میں ہے۔اس کے محدث بہت بڑے محدث

حافظ عماد الدین اسماعیل بن کثیر ہیں جن کی وفات ۷۷۴ھ میں ہوئی۔ یہ اگر چہ امام شافعی کے مقلد تھے مگر امام ابوحنیفہؒ کی بہت تعریف کرتے تھے۔ ان کی تفسیر قرآن کریم کی بہت بلند پایہ تفسیر ہے مگر اس کا اردو ترجمہ جو بازار میں ملتا ہے یہ ایک غیر مقلد عالم محمد جوناگڑھی کا کیا ہوا ہے۔ اس نے ترجمے میں یہ تاثر دیا کہ غیر مقلدین کی بات ہی حدیث کے مطابق ہے اور دوسرے اکابر، علماء اور ائمہ کی تحقیقات بالکل غلط ہے۔ (تفصیل کیلئے دیکھئے کتاب اساس المنطق جلد دوم ص ۶۸ تا ص ۷۰ کا حاشیہ) اس لئے تفسیر ابن کثیر اردو کی بجائے معارف القرآن یا معالم العرفان وغیرہ اپنے اکابر کی تفسیر میں پڑھا کریں۔

نوٹ: اسی محمد جوناگڑھی نے قرآن پاک کا ترجمہ بھی کیا تھا جس کو غیر مقلد حواشی کے ساتھ چھاپ رہے ہیں اس سے بچنا ضروری ہے اس لئے کہ غیر مقلدین ان حواشی کے ذریعہ مسلمانوں کو اس بڑی جماعت سے کاٹنا چاہتے ہیں جس کے ساتھ رہنے کا نبی علیہ السلام نے حکم دیا چنانچہ سورۃ بقرہ میں ہے۔ واذا قیل لهم اتبعوا ما أنزل اللّٰه قالوا بل نتبع ما الفينا عليه اٰبانا اولو كان آباؤهم لا يعقلون شيئا ولا يهتدون (البقرہ: ۱۷۰) ترجمہ: اور ان سے جب کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب کی تابعداری کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اس طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا گو ان کے باپ دادے بے عقل اور گم کردہ راہ ہوں۔

اس کے حاشیہ میں ہے۔

بتائیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خلفائے راشدین سے ہیں یا نہیں؟

جواب : ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جن جن مسلمانوں نے دیکھا ہے ان کو صحابی کہتے ہیں ان کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں۔ ان سب سے محبت اور اچھا گمان رکھنا چاہیے اگر ان کا آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا سننے میں آئے تو اس کو بھول چوک سمجھے۔ ان کی کوئی برائی نہ کرے۔ ان سب میں سے بڑھ کر چار صحابی ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ ان کی جگہ بیٹھے۔ اور دین کا بندوبست کیا اس لئے یہ خلیفہ اوّل کہلاتے ہیں، تمام امت میں یہ سب سے بہتر ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ تیسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ چوتھے خلیفہ ہیں۔

﴿خلفائے راشدین کے نام﴾

خلفائے راشدین چار ہیں۔

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ ☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔

☆ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ۔ ☆ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔

اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی ہیں کاتب وحی ہیں فقیہ و مجتہد ہیں مگر خلفائے راشدین میں سے نہیں ہیں۔ خلفائے راشدین کا لفظ اہل سنت کے ہاں پہلے چار خلفائے راشدین پر ہی بولا جاتا ہے۔

سوال نمبر (۲) : عقیدہ نمبر ۲۵ لکھیں۔ اور بتائیں کہ صحابہ کو اتنا عظیم مقام کیسے مل

گیا؟

جواب : صحابی کا اتنا بڑا رتبہ ہے کہ بڑے سے بڑا ولی بھی ادنیٰ درجہ کے صحابی کے برابر مرتبے میں نہیں پہنچ سکتا۔

صحابہ کو اتنا اعلیٰ مقام ملنے کی چند وجوہات حسب ذیل ہیں۔

ایک تو یہ کہ وہ نبی علیہ السلام کی مجلس میں رہتے اور محبت وعقیدت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتے تھے۔

دوسرے یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں فرماتے تھے۔''اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ''اور صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے تھے''آمین''۔اے اللہ ایسے ہی ہو۔تو اس دعا کی برکت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اعلیٰ ہدایت یافتہ بن گئے۔تیسرے یہ کہ آپ فرماتے تھے سمع اللہ لمن حمدہ اور صحابہ فرماتے تھے ربنا لك الحمد ۔

چوتھے یہ کہ صحابہ آپ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اور آپ کا فرمان ہے کہ من کان له امام فقراءة الامام له قراءة (ابن ابی شیبہ ج اص ۳۷۶) ترجمہ:''جس کے لیئے قراءت ہو تو امام کی قراءت اس کیلئے قراءت ہے'' تو اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قراءت کو صحابہ کی قراءت فرمادیا اور یہ اعزاز بعد والوں کو حاصل نہ ہوئے۔اس لئے وہ صحابہ کے مقام کو نہ پاسکے۔

بخاری شریف میں ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منبر بنایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف منہ کرکے اللہ اکبر کہا

آگے لکھتے ہیں قام الناس خلفه فقرأ و ركع و ركع الناس خلفه (بخاری ج۱ص۵۵طبع کراچی) ترجمہ: ''لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے پھر آپ نے قراءت کی اور رکوع کیا اور لوگوں نے آپ کے پیچھے رکوع کیا'' اس روایت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صرف رکوع کا ذکر ہے جو اس کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قراءت نہ کرتے تھے۔

سوال نمبر (۳) : عقیدہ نمبر ۲۶ لکھیں۔ اور ازواجِ مطہرات کی قربانیاں بتائیں؟

جواب : عقیدہ نمبر ۲۶ : پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اور بیبیاں سب تعظیم کے لائق ہیں۔ اور اولاد میں سب سے بڑا مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ہے۔ اور بیبیوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہے۔

﴿ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کی قربانیاں﴾

ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن کو اختیار دیا گیا کہ یا دنیا کو حاصل کرلو یا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کو پسند کرلو تو سب ازواج نے دنیا کے مطالبے کو ترک کر کے آپ کے ساتھ رہنے کر پسند کرلیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اختیاری فقر و فاقہ رہتا تھا۔ جو آتا اللہ کے راستے میں خرچ کر دیتے تھے پھر قرض لینا پڑتا اس زندگی پر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن راضی تھیں۔

نبی علیہ السلام کی وفات کے بعد ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اپنے انہیں حجروں میں رہیں۔ اپنے ماں باپ کے گھر جا کر نہ رہنے لگیں اور کہیں نکاح ان کے لئے جائز نہ

تھا۔عبادت اور زہد کی زندگی بسر کی۔ ہر ایک نے ہمیشہ آپ ﷺ کو عزت کے ساتھ یاد کیا۔اور کسی موقع پر کبھی کسی زوجہ مطہرہ نے کوئی لفظ نبی علیہ السلام کی شان کے خلاف نہ بولا۔

سوال (۴) : ازواج مطہرات کے نام تحریر کریں۔

جواب: آپ کی دو بیویاں آپ کی زندگی میں وفات پا گئیں تھیں۔ایک ام المومنین حضرت خدیجہ بنت خویلدؓ دوسری ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہؓ جن کو حضرت زینب ام المساکین بھی کہا جاتا ہے۔جب آپ کی وفات ہوئی اس وقت نو ازواج مطہرات آپ کے نکاح میں تھیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ بنت ابی بکر صدیقؓ۔

ام المومنین حضرت حفصہ بن عمر بن الخطابؓ

ام المومنین حضرت زینب بنت جحشؓ

ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہؓ

ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ

ام المومنین حضرت جویریہؓ

ام المومنین حضرت میمونہؓ

ام المومنین حضرت صفیہ بنت، حییؓ

سوال(۵) : آپ ﷺ کے بیٹوں اور بیٹیوں کے نام تحریر کریں۔

جواب: آپ ﷺ کے چار صاحبزادے ہوئے۔جن کے اسماءگرامی یہ ہیں۔

قاسم، طیب، طاہر اور ابراہیم (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۹۳ تفسیر معارف القرآن ج ۷ ص ۱۵۹)

آپ ﷺ کی چار صاحبزادیاں ہوئیں۔

حضرت زینبؓ

حضرت رقیہؓ

حضرت ام کلثومؓ

حضرت فاطمہؓ

سوال(۶) : آپ ﷺ سے دامادی کا شرف کن کن کو حاصل ہوا؟

جواب: حضرت زینبؓ کا نکاح حضرت ابوالعاص بن الربیعؓ سے ہوا۔ حضرت رقیہؓ کا نکاح حضرت عثمانؓ سے ہوا۔ حضرت رقیہؓ کی وفات کے بات حضرت ام کلثومؓ کا نکاح حضرت عثمانؓ سے ہوا۔ حضرت فاطمہؓ کا نکاح حضرت علیؓ سے ہوا۔

سوال(۷) : صحابہ کرام پر تنقید کرنا کیسا ہے؟

جواب: صحابہ کرام پر تنقید کرنا سخت گناہ ہے۔

سوال(۸) : بغض صحابہ کا انجام کیسا ہے؟

جواب: نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو پھر فرمایا جس نے ان سے محبت کی اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ سے صحابہ سے بغض رکھا''۔

اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام سے بغض رکھنے والے کا انجام اچھا نہیں ۔ایسے شخص کو ایمان پر موت نہیں آتی۔

حل تمرین نمبر ۷

سوال نمبر (۱) : عقیدہ نمبر ۲۷ لکھیں۔اور یہ بتائیں کہ تمام دین پر چلنے والا کامیاب ہے یا ہزاروں حدیثوں سے ایک حدیث پر عمل کرنے والا؟

جواب : ایمان جب درست ہوتا ہے کہ جب اللہ ورسول ﷺ کو سب باتوں میں سچا سمجھے اور ان سب کو مان لے اللہ ورسول ﷺ کی کسی بات میں شک کرنا یا اس کو جھٹلانا یا اس میں عیب نکالنا یا اس کے ساتھ مذاق اڑانا اب سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

تمام دین پر چلنے والا کامیاب ہے۔ ہزارہا حدیثوں سے صرف چند کو لینے اور باقی سے لاپرواہی کرنے سے کامیابی نہیں ملتی۔اسی طرح صرف توحید خداوندی کو بیان کرنا کافی نہیں بلکہ شان رسالت کا ذکر بھی ضروری ہے اللہ نے جس کو جو شان عطا فرمائی اس کو بیان نہ کرنا گویا اللہ تعالی کے ساتھ مقابلہ کرنا ہے اس لئے ہم

کہتے ہیں ہمارے چار اصول ہیں اللہ تعالی کی محبت، رسول اللہ ﷺ کی محبت، قرآن کریم اور حدیث شریف اس لئے ہم اہل قرآن وحدیث ہیں والحمدللہ

سوال (۲) : علماء کرام جمہوریت کی بات کرتے ہیں حالانکہ نظام جمہوریت اسلام سے ہٹ کر ہے؟

جواب : علماء اسلام اسلامی جمہوریت کے لئے کوشش کرتے ہیں اور اسلامی جمہوریت کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ سے لے کر اب تک مسلمانوں کی جو سب سے بڑی جماعت ہے اس کے ساتھ رہا جائے اور نبی کریم ﷺ نے اس جماعت کے ساتھ رہنے کا حکم دیا ہے (دیکھئے مسند احمد ج ۳ ص ۱۴۵) جبکہ غیر مسلم جو جمہوریت پیش کرتے ہیں اس میں مکمل اختیار پارلیمنٹ کو ہوتا ہے جس کو چاہے حلال کردے جس کو چاہے حرام کردے اور یہ کفریہ جمہوریت ہے۔

سوال نمبر (۳) : عقیدہ نمبر ۲۸ لکھیں۔ اور مثال دے کر اس کی وضاحت کریں؟

جواب : قرآن وحدیث کے کھلے کھلے مطلب کو نہ ماننا اور اینچ پینچ کر کے اپنے مطلب بنانے کو معنی گھڑ دینا بد دینی کی بات ہے۔

مثلاً قرآن کے ظاہر سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں۔ لوگ اس میں ہیر پھیریوں کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ذاتی عالم الغیب ہے۔ کوئی اور عطائی علم الغیب رکھتا ہے یہ بے دینی ہے۔ قرآن نے حکم دیا نماز قائم کرو۔ کچھ لوگ کہتے ہیں ہم ہر وقت نماز پڑھتے ہیں۔ اور سارے دن میں ایک مرتبہ بھی وضو نہیں

کرتے۔ آپس میں بٹیر لڑاتے رہتے ہیں۔ اور گناہ کے کام کرتے ہیں۔ یہ بے دینی ہے۔ قرآن نے نظر کی حفاظت کا حکم دیا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ پردہ تو بس دل کا ہوتا ہے، یہ بے دینی ہے۔

سوال نمبر (۴) : عقیدہ نمبر ۲۹ اور ۳۰ لکھیں؟

جواب : عقیدہ نمبر ۲۹ : گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

عقیدہ نمبر ۳۰ : گناہ چاہے جتنا بڑا ہو۔ جب تک اس کو برا سمجھتا رہے گا ایمان نہیں جاتا البتہ کمزور ہو جاتا ہے۔

اور آج بڑی مصیبت یہ پڑگئی ہے کہ لوگ ٹی۔وی گھروں میں رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ گناہ نہیں اس میں تو تلاوت بھی لگتی ہے۔ اور نعتیں بھی لگتی ہیں۔ اللہ کے بندو! اگر یہ سب لگتا ہے تو کیا سارا دن یہی لگا رہتا ہے۔ اور گناہ کے کام نہیں آتے پھر ٹی وی میں تو نعتیں بھی نہیں سننی چاہئیں۔ کیونکہ نامحرم آتے ہیں ان کو دیکھنے سے گناہ ہوتا ہے۔ تو جب اور کچھ لگتا ہے تو پھر کتنا گناہ ہوتا ہوگا۔ اللہ بچائے۔ آمین۔

سوال نمبر (۵) : عقیدہ نمبر ۳۱ لکھیں اور وضاحت کریں؟

جواب : اللہ پاک سے نڈر ہو جانا یا ناامید ہو جانا کفر ہے۔ بے خوف ہو جانا بندہ بے فکر ہو کر خدا کی نافرمانی کرے اور سمجھے کہ اللہ تعالیٰ مجھے کچھ نہیں کہے گا اور ناامید ہونا ہے کہ انسان یہ کہے کہ اللہ میری مشکل کو دور نہ کرے گا میری کوئی دعا قبول نہ

کرے گا۔ بندے کو اللہ کے عذاب سے ڈرنا بھی چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید بھی ہونی چاہیے۔ جن کاموں سے شریعت نے منع کر دیا ان کو کوئی جائز نہیں کر سکتا۔ پھیل جانے سے کوئی گناہ جائز نہیں ہوتا۔ کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ اب تو ہر طرف سودی کاروبار ہو رہا ہے۔ اس کے کرنے میں کیا حرج ہے؟ یاد رکھیں سودی کاروبار کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ضرور سزا دے گا۔ اگر سودی کاروبار کرنے والا بغیر توبہ مر جائے اور اللہ تعالیٰ اسے سزا نہ دے تو کل قیامت کے دن لوگ کہیں گے کہ دیکھو ہمیں تو حضرت محمد ﷺ نے اس کام سے ڈرایا تھا۔ مگر یہاں اس پر کوئی سزا نہیں اس طرح نبی علیہ السلام کی شرمندگی ہوگی مگر اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ کو ہرگز رسوا نہ کرے گا سارے نافرمان دوزخ میں جائیں یہ تو برداشت مگر آپ ﷺ کی کسی بات کو جھوٹا نہ کیا جائے گا۔ آجکل بہت سے گناہ نام بدل کر کیے جاتے ہیں سود کا نام نفع رکھ لیا۔ چغلی کا گپ شپ۔ رشوت کا چائے پانی۔ جھوٹ کا نام بہانہ۔ اس طرح گناہ جائز تو نہ ہو جائے گا۔

سوال نمبر(٦) : عقیدہ نمبر ۳۲ لکھیں اور نجومی کو ذلیل کرنے کا قصہ تحریر کریں؟

جواب : کسی سے غیب کی باتیں پوچھنا اور اس کا یقین کر لینا کفر ہے غیب کا علم صرف اللہ کے پاس ہے ایک مرتبہ ایک آدمی کسی نجومی کے پاس گیا اور اپنا جوتا ہاتھ میں پکڑا اور جوتے والا ہاتھ نجومی کے سر کے اوپر کر کے پوچھا بتاؤ میں یہ جوتا تیرے سر پر ماروں گا یا نہیں۔ اب نجومی سوچنے لگا اگر میں یہ کہوں گا کہ تو جوتا مارے گا تو یہ نہیں مارے گا اور اگر یہ کہا کہ نہیں مارے گا تو یہ مار دے گا۔ اس طرح نجومی ذلیل

ہوااور کہنے لگا میں اس کا جواب نہیں دیتا۔

کچھ نجومی تو فٹ پاتھ پر بیٹھے رہتے ہیں۔اور اپنے ساتھ ایک عدد طوطا بھی رکھتے ہیں۔اور کچھ پرچیاں پاس رکھ لیتے ہیں کوئی آدمی ان کے پاس جاتا ہے تو وہ طوطے کو پرچی نکالنے کے لئے کہتا ہے تو طوطا ایک پرچی اٹھا کر الگ کر دیتا ہے اور جو کچھ اس میں لکھا ہوتا ہے وہ اس آدمی کو پڑھ کر سنا دیتا ہے۔اس طرح سے یہ جھوٹے اور فراڈیے دوسروں کا ایمان خراب کرتے ہیں۔خود سڑکوں کے کنارے دھوپ میں بیٹھے رہتے ہیں اور لوگوں کو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے حالات بدل دیں گے۔ان سے کوئی یہ کہے کہ تم دوسروں کے حالات بدلنے کا کہتے ہو۔پہلے اپنے حالات تو درست کرلو۔

سوال نمبر(۷) : عقیدہ نمبر ۳۳ تحریر کریں؟۔اور یہ بتائیں کہ غیر اللہ کے عالم الغیب نہ ہونے کی واضح دلیل کیا ہے؟

جواب : غیب کا حال سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا البتہ نبیوں کو وحی سے اور ولیوں کو کشف اور الہام سے اور عام لوگوں کو نشانیوں سے بعض باتیں معلوم بھی ہو جاتی ہیں۔اللہ کے سوا کوئی علم غیب نہیں رکھتا کیونکہ قرآن وحدیث میں جہاں بھی علم اور غیب کا اکٹھے ذکر آیا ہے غیر اللہ سے اس کی نفی ہی نفی ہے۔چنانچہ خدا کے پہلے رسول جن کو شرک کے رد کے لئے بھیجا گیا،وہ حضرت نوح علیہ السلام ہیں انہوں نے فرمایا

"ولا أقول لكم عندي خزائن الله ولا اعلم الغيب ولا اقول انى ملك"۔(ھود:۳۱) ترجمہ:"اور میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے

ہیں اور میں غیب نہیں جانتا اور میں نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں''۔

اللہ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے اعلان کروادیا:'' قُل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول لکم انی ملک''۔(انعام:۵۰)۔(اے محمد! کہہ دیجئے: میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور میں غیب نہیں جانتا اور میں تم سے نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں)۔

انبیاءِ کرام علیہم السلام قیامت کے دن کہیں گے۔''اِنّکَ انت علّام الغیوب'' (المائدۃ :۱۰۹)(بے شک تو ہی سب غیبوں کو جاننے والا ہے)۔

ہاں انبیاء کے لئے غیب کی خبروں کا ذکر ہے جیسے ''تِلْکَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ'' (سورہ یوسف:۱۰۲)۔یہ غیب کی خبروں سے ہے۔ایک جگہ فرمایا۔''عَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمْ''۔(سورہ نساء۱۱۳)۔(اللہ نے تجھے وہ سکھایا جو تو نہ جانتا تھا)۔اس میں علم کا ذکر ہے غیب کا نہیں لوگ دعویٰ علمِ غیب کا کرتے ہیں اور دلیل میں وہ آیات پیش کرتے ہیں جن میں علم اور غیب کا ذکر نہیں صرف ایک کا ذکر ہوتا ہے۔

سوال نمبر(۸) : عقیدہ نمبر ۳۴ لکھیں اور یہ بتائیں کہ کسی آدمی کا نام لے کر اس کو کافر کہنا جائز ہے؟

جواب : کسی کا نام لے کر اس کو کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت جھوٹوں پر لعنت مگر جن کا نام لے کر اللہ اور اس کے رسول

ﷺ نے لعنت کی ہے یا ان کے کافر ہونے کی خبر دی ہے۔ ان کو کافر ملعون کہنا گناہ نہیں۔ ایسے ہی جو شخص یا گروہ قرآن پاک یا حدیث شریف کا انکار کرے یا اسلام کے کسی بنیادی ثابت شدہ عقیدے کا کھل کر انکار کرے یا کوئی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے مثلاً مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، طلیحہ، مرزا غلام احمد قادیانی ان سب کو کافر کہنا درست ہے۔ بلکہ ان کو کافر کہنا چاہیے تا کہ لوگ ان کے شر سے بچے رہیں۔

حل تمرین نمبر ۸

سوال نمبر (۱) : عقیدہ نمبر ۳۵ لکھیں اور یہ بتائیں کہ فرشتوں کو کیسے پتہ چلتا ہے کہ بندہ صحیح جواب دے گا نیز یہ کہ جس سے فرشتے پوچھیں گے تجھے صحیح جواب کیسے پتہ چل گئے۔ وہ کیا کہے؟۔

جواب : آدمی جب مرجاتا ہے اگر دفن کیا جائے تو دفن کے بعد اور اگر نہ دفن کیا جائے تو جس حال میں ہو اس کے پاس دو فرشتے جن میں ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہیں آ کر پوچھتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے؟۔ تیرا دین کیا ہے؟۔ حضرت محمد ﷺ کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں؟۔ اگر مردہ ایماندار ہوا تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے۔ پھر اس کے لئے سب طرح کی چین ہے جنت کی طرف کھڑکی کھول دیتے ہیں جس سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے۔ اور وہ مزے میں پڑ کر سورہتا ہے۔ اور اگر مردہ ایماندار نہ ہو تو وہ سب باتوں میں یہی کہتا ہے مجھے کچھ خبر نہیں۔ پھر اس پر بڑی سختی اور عذاب قیامت تک ہوتا رہتا ہے۔ اور بعضوں کو اللہ تعالیٰ اس امتحان سے معاف کر دیتا ہے۔ مگر یہ سب

باتیں مردہ کو معلوم ہوتی ہیں۔ہم لوگ نہیں دیکھتے جیسے سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے اور جاگتا آدمی اس کے پاس بے خبر بیٹھا رہتا ہے۔

جب بندے کو دفنایا جاتا ہے اور تو قبر میں منکر نکیر سوالات پوچھنے آتے ہیں تو بندے کو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے سورج غروب ہونے والا ہے۔(مشکوۃ ج ا ص ۵۰) جس نے دنیا میں رہ کر نمازیں پڑھیں۔اور صحیح صحیح قرآن پاک سمجھا اس پر عمل کیا اور شریعت کے احکام بجالایا تو فرشتے جب اس سے سوال کرنے لگیں گے تو وہ کہے گا کہ مجھے نماز پڑھنے دو سورج غروب ہونے والا ہے اور میں نے ابھی تک نہیں پڑھی جب سوالات کا جواب دیتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں ہمیں پتہ تھا تو صحیح جواب دے گا اس لئے کہ تو دنیا میں نمازیں پڑھتا تھا۔شاید نماز کے فکر کی وجہ سے فرشتوں کو پتہ چلے گا کہ یہ ایمان والا ہے۔

اور اس لیے بھی فرشتوں کو پتہ چل جاتا ہوگا کہ جب فرشتے نیک انسان کے پاس آتے ہیں تو وہ ان سے نہیں ڈرتا (مشکوۃ ج اص ۵۰) باوجودیکہ فرشتوں کی شکلیں انتہائی ڈراونی ہوتی ہیں ان کے ہاتھ میں ایک بہت ہی بھاری گرز ہوتا ہے جسے پوری دنیا بھی مل کر اٹھائے تو نہیں اٹھا سکتی اور جب اس سے پوچھا جائے گا تیرا دین کیا ہے تو وہ بتادے گا میرا دین اسلام ہے جب اس سے نبی ﷺ کے بارے میں پوچھا جائے گا وہ صحیح جواب دے گا کہ میرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔اور جب فرشتے بندے سے پوچھیں گے تجھے یہ سب کیسے پتہ چل گیا وہ کہے گا کہ قــرأت کتــاب الله فأمنت به و صدّقتُ (مشکوۃ ج اص ۴۷) میں نے اللہ کی کتاب کو

پڑھا اس پر ایمان لایا اس کی تصدیق کی۔ اس وقت دینی تعلیم کی قدر کا پتہ چلے گا۔

سوال نمبر (۲) : عقیدہ نمبر ۳۶ لکھیں اور بتائیں کہ ایمان والے کو دوزخ اور کافر کو جنت کیوں دکھائی جاتی ہے؟

جواب: مرنے کے بعد ہر دن صبح اور شام کے وقت مردے کا جو ٹھکانا ہے دکھلا دیا جاتا ہے۔ جنتی کو جنت دکھلا کر خوشخبری دیتے ہیں اور دوزخی کو دوزخ دکھلا کر اور حسرت بڑھاتے ہیں۔ جب نافرمان کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں منکر اور نکیر وہ آکر پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟ وہ ان کے ہر سوال میں جواب دیتا ہے کہ ہائے مجھے کچھ نہیں پتہ میں کچھ نہیں جانتا فرشتے کہتے ہیں "لا دریت و لاتلیت" (بخاری مع حاشیہ سندی ج ۱ ص ۲۳۸) (نہ تو نے علم حاصل کیا اور نہ علم والوں کے پاس بیٹھا)۔

اس کے بعد اس کو کہتے ہیں کہ دیکھ وہ دیکھتا ہے تو جنت کا دروازہ ہوتا ہے جنت کی باغ و بہار وہاں سے نظر آتی ہے فرشتے اس نافرمان سے کہتے ہیں کہ اے اللہ کے دشمن اور نافرمان اگر دنیا میں تو اللہ کی اطاعت و فرماں برداری کرتا تو یہ تیرا ٹھکانہ ہوتا۔ اس کافر کو اس وقت ایسی حسرت ہوگی کہ ایسی حسرت کبھی نہ ہوئی ہوگی۔ پھر دوزخ کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور وہ فرشتے کہتے ہیں کہ اے اللہ کے دشمن یہ تیرا ٹھکانہ ہے اس لئے کہ تو نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اس دروازے سے قیامت تک گرم ہوائیں اور دھواں وغیرہ اس کو آتا رہتا ہے۔

اب کافر کو دو پریشانیاں لگ جاتی ہیں۔ جنت سے محروم ہونے کا غم اور

دوزخ میں جلنے کا دکھ۔مومن صحیح جواب دیتا ہے اس کو پہلے دوزخ دکھائی جاتی ہے کہ اگر تو صحیح جواب نہ دیتا تو تیرا یہ ٹھکانہ ہوتا پھر جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ اب مومن کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔دوزخ سے بچنے کی خوشی جنت میں جانے کی خوشی مومن دعا کرتا ہے کہ اے اللہ جب قیامت آئے تا کہ اپنے گھر میں چلا جاؤں۔

سوال نمبر(۳) : عقیدہ نمبر ۳ لکھیں اور ایصالِ ثواب کی چند ناجائز صورتیں بیان کریں؟

جواب : مردے کے لئے دعا کرنے سے کچھ خیر خیرات دے کر بخشنے سے اس کو ثواب پہنچتا ہے اور اس سے اس کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

ایصالِ ثواب کا معنیٰ ہے کہ کوئی نیکی کر کے انسان اللہ سے دعا کرے کہ اس کا ثواب کسی کو پہنچا دے ایصال ثواب جائز ہے۔مثلاً کسی کے لئے صدقہ کرنا قرآن پڑھنا نفل حج یا عمرہ کرنا۔لیکن اس کے لئے دن متعین کرنا لوگوں کو اکٹھا کرنا بدعت ہے۔مرنے کے بعد انسان کا مال اس کا نہیں رہتا بلکہ وہ وارثوں کا ہو جاتا ہے۔ وارثوں میں نابالغ بچے ہوں تو ان کے مال کو قُل وغیرہ میں استعمال کرنا قطعاً حرام ہے۔

سوال(۴) : کیا انبیاء کرام قبروں میں زندہ ہیں؟

جواب: جی ہاں! انبیاء کرام علیہم اسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔حضرت انسؓ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ **الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون** (مسند ابی یعلی موصلی ج۳ ص۳۷۹) انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں۔

سوال(۵) : نبی علیہ السلام کی قبر مبارک کے بارے میں کیا اعتقاد رکھنا چاہیے؟

جواب: نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کے بارے میں علماء فرماتے ہیں کہ وہ زمین، آسمان، عرش اور کرسی سے بھی افضل ہے (الفتوحات الربانیہ علی الاذکار النوویہ ج۵ ص۳۲، ص۴۰)

آپ کی قبر مبارک کا احترام بہت ضروری ہے۔ جس طرح نبی کریم ﷺ کے سامنے اونچی بولنا منع ہے اسی طرح روضہ مبارکہ کے پاس بھی منع ہے۔ حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ یہ آداب بعد حیات بھی باقی ہیں۔ نیز فرماتے ہیں کہ امیر المومنین ابوجعفر منصور نے امام مالک سے کسی مسئلہ میں مسجد نبوی میں گفتگو کی تو امام مالک نے فرمایا اے امیر المومنین! تمہیں کیا ہوا؟ اس مسجد میں آواز مت بلند کرو۔ کہ حضور نبوی ﷺ کا احترام وفات کے بعد وہی ہے جو حالت حیات میں تھا۔ سو ابوجعفر دب گیا (نشر الطیب ص۲۸۸، ۲۸۹)

سوال(۶) : کیا سماع موتی کے عقیدہ سے مشرکین کی تائید ہوتی ہے؟

جواب: سماع موتی کا عقیدہ صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ اگر اس سے شرک کی تعلیم یا تائید مانی جائے تو لازم آئے گا کہ نبی علیہ السلام کی صحیح احادیث معاذ اللہ شرک کی تعلیم دیتی ہیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ان

العبد اذا وضع فی قبره و تولیٰ عنه اصحابه و انه لیسمع قرع نعالهم اتاه ملکان الحدیث (بخاری تحقیق فواد عبد الباقی ج ا ص ۴۲۲) ترجمہ: انسان کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھ والے واپس آتے ہیں اور بیشک وہ مردہ ان کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے۔ اس وقت اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔ (الحدیث)

ہاں اگر کسی زندہ یا فوت شدہ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھا جائے کہ وہ دور نزدیک ہر جگہ سے ہماری فریاد کو سنتا ہے اور ہماری دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ ہمارا حاجت روا مشکل کشا ہے تو یہ شرک ہے۔

زندہ انسان سنتا ہے اس کو ماننے سے شرک لازم نہیں آتا۔ اسی طرح قبر کے پاس سے فوت شدہ کے سننے سے شرک لازم نہیں آتا۔ جس طرح زندہ کو ہم غائبانہ مدد کیلئے نہیں پکارتے اسی طرح کسی فوت شدہ کو نہ غائبانہ مدد کیلئے پکارا جائے گا اور نہ اس کو حاجت روا مشکل کشا مانا جائے گا۔

﴿حل تمرین نمبر ۹﴾

سوال نمبر (۱) : عقیدہ نمبر ۳۸ لکھیں؟

جواب : اللہ اور رسول ﷺ نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتائی ہیں سب ضرور ہونے والی ہیں امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے اور خوب انصاف سے بادشاہی کریں گے کانا دجّال نکلے گا اور دنیا میں بہت فساد مچائے گا اس کے مار ڈالنے کے واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور اس کو مار ڈالیں گے۔ یاجوج

ماجوج بڑے زبردست لوگ ہیں۔ وہ تمام زمین پر پھیل پڑیں گے اور بڑا اودھم مچاویں گے۔ پھر خدا کے قہر سے ہلاک ہوں گے۔ ایک عجیب طرح کا جانور زمین سے نکلے گا اور آدمیوں سے باتیں کرے گا مغرب کی طرف سے آفتاب نکلے گا۔ قرآن مجید اٹھ جائے گا۔ اور تھوڑے دنوں میں سارے مسلمان مرجائیں گے۔ اور تمام دنیا کافروں سے بھر جائے گی۔ اور اس کے سوا اور بہت سی باتیں ہوں گی۔

قیامت کی نشانیوں سے ہے کہ لوگ قرآنی تعلیم کو بجائے فخر کے عار سمجھیں گے (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۲۴) اور ایسے کپڑے بنیں گے جن کو پہن کر عورتیں گویا بغیر کپڑوں کے ہوں گی (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۲۵) مثلاً تنگ لباس یا باریک جس سے جسم نمایاں ہو یا جس سے جسم پورا نہ ڈھکا جاتا ہو۔ جیسے بازو چھوٹے یا ٹخنے ننگے ہوں۔ قیامت کی نشانیوں سے ہے کہ زنا کا پھیل جانا (بخاری مع حاشیہ سندی ج ۱ ص ۲۶)۔ اور اس کے مختلف اسباب ہیں جن میں سینما۔ ٹی وی۔ کیبل وغیرہ کا عام ہونا سکول وکالج میں مخلوط تعلیم کا ہونا لڑکیوں کا لڑکوں کو پڑھانا، عورتوں کا دفتروں اور دکانوں میں ملازمت کرنا۔ بیوٹی پارلر میں عورتوں کا جانا۔ عورتوں کا مردانہ لباس مثلاً پتلون پہننا۔ زنا وغیرہ پر حدود شرعیہ کا نافذ نہ ہونا۔ طلاق میں بے احتیاطی کرنا۔ طلاق دے کر اس کو چھپانا۔ یا طلاق کو بے اثر جاننا اس طرح تین طلاق کو ایک سمجھنا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے قیامت کی نشانی ایک یہ روایت کی ہے کہ حرام کی اولاد زیادہ ہو جائے گی۔ آپ سے پوچھا گیا یہ کیسے ہوگا۔ فرمایا یاتی علی الناس زمان یطلق الرجل المراۃ طلاقھا فتقیم علی طلاقھا فھما

زانیان ما اقاما (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۲۳) ''لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ مرد عورت کو طلاق دے گا۔ وہ عورت طلاق کے باوجود مرد کے ساتھ رہے گی تو جب تک رہیں گے۔ زنا کرتے رہیں گے ''۔ معاذ اللہ تعالیٰ

سوال (۲) : اگر کوئی شخص دعوی کرے کہ میں عیسیٰ بن مریم ہوں تو اس کا کیا جواب ہے؟

جواب: احادیث کی رو سے عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو مسلمان ان کو خود ہی پہچان لیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو آ کر دعویٰ کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ جو شخص لوگوں کو مائل کرنے کیلئے عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویٰ کرے وہ عیسیٰ بن مریم ہو نہیں سکتا۔

سوال (۳) : مرزائی کہتے ہیں نبوت جاری ہے۔ ان کو لاجواب کرنے کا آسان طریقہ کیا ہے؟

جواب: اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ مرزائی سے کہا جائے کہ تیرے نزدیک نبوت جاری ہے۔ تو بتا اگر میں نبی ہونے کا دعویٰ کروں تو تو مجھے نبی مانے گا یا نہ مانے گا۔ اگر تو مجھے نبی نہیں مانتا تو کس دلیل سے۔ جس دلیل سے تو میرے نبی ہونے کا انکار کرے گا۔ اسی دلیل سے قادیانی کا نبی نہ ہونا ثابت ہوتا ہے اور اگر تو مجھے نبی مانے گا تو پھر میری بات کی تصدیق ضروری ہے۔ اور میری بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کافر تھا اور دعویٰ نبوت میں سراسر جھوٹا انسان تھا۔

مزید وضاحت: دو چار صحیح العقیدہ مسلمانوں کو اپنے ساتھ تیار کرو کہ جب میں قادیانی کے سامنے کہوں اگر میں نبوت کا دعویٰ کروں تو مجھ پر ایمان لاؤ گے یا نہیں۔ تو وہ فوری طور پر کہہ دیں کہ ہم تجھے قطعاً خدا کا نبی نہ مانیں گے۔ کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے۔ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

اس کے بعد ان مسلمانوں کو ساتھ لے کر قادیانی کے پاس جائیں اگر وہ کہے میں اجراءِ نبوت پر بات کرنا چاہتا ہوں تو آپ مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہیں میرا کردار میرے اخلاق آپ کے سامنے ہیں۔ میں نے نہ کسی کا حق دبایا ہے نہ کسی کے ساتھ برا کیا۔ اور نہ میں جھوٹ بولتا ہوں۔ بتاؤ اگر میں تم سے کہوں کہ خدا نے مجھے نبی بنایا۔ کیا تم میری بات مان لو گے؟ وہ مسلمان کہیں ہم تیری پہلی باتوں کو مانتے ہیں لیکن اگر تو نبوت کا دعویٰ کرے تو ہم تیری بات ہرگز تسلیم نہ کریں گے۔ ہم تجھ کو جھوٹا بھی کہیں گے اور کافر بھی۔

اس کے بعد مرزائی کو مخاطب کر کے کہیں کہ تو تو نبوت کو جاری مانتا ہے بتا اگر میں نبوت کا دعویٰ کروں تو تو مجھے نبی مانے گا یا نہیں۔ اگر وہ کہے میں تجھے نبی مانوں گا تو کہو پھر میرا دعویٰ بھی مانو۔ میرا دعویٰ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا انسان ہے۔ اور اس کو نبی ماننے والا قادیانی بدترین کافر ہے اور اگر میرے دعویٰ کو نہ مانے گا تو اس کی وجہ بیان کر۔ میرا کردار مرزا غلام احمد قادیانی سے تو بہت اچھا ہے اس کو تم نے نبی مانا اور اس سے اچھے کردار والے کو ماننے سے انکار کرتے ہو۔ یہ بھی یاد رہے کہ ہر مدعی نبوت کو مان لیا جائے تو دین بچوں کا کھلونا بن جائے

گا۔ جس کا دل چاہے گا نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ جس کا دل چاہے گا مجدد ہونے کا مدعی ہوگا۔ اس لئے مسلمانوں کا عقیدہ اس قسم کی خرافات سے پاک نہایت صاف ستھرا ہے۔ **وللہ الحمد علی ذلک۔**

سوال (۴) : مرزائی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا ذکر احادیث میں ہے وہ یہی قادیانی ہے اس بارے میں ان کو کیسے لا جواب کیا جا سکتا ہے؟

جواب: اس کا حل یہ ہے کہ کوئی مسلمان جس کا اپنا نام عیسیٰ نہ ہو اس کی والدہ کا نام مریم نہ ہو وہ مرزائی سے بات کرنے کیلئے بڑھے۔ اس سے پہلے کسی مسلمان کو ساتھ ملائے۔ کہ اگر میں عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کروں تو تُو کہے گا کہ ہم تجھے عیسیٰ نہیں مانیں گے کیونکہ اور باتیں اپنی جگہ تیرا نام عیسیٰ نہیں تیری والدہ کا نام مریم نہیں۔ مسلمانوں کو پہلے سے تیار کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس موقعہ پر اس کا ایمان بچا رہے۔ شک میں نہ پڑ جائے۔ اس کے بعد مرزائی کے پاس جائیں۔ اگر وہ حیات عیسیٰ پر بات کرنا چاہے تو اس سے کہو کہ اصل مدعی تو تیرا یہ ہے کہ قادیانی ہی مسیح موعود ہے۔ اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد مسلمان تو مخاطب کر کے کہے بتا اگر میں دعویٰ کروں کہ جس عیسیٰ بن مریم کے نزول کا احادیث میں ذکر ہے وہ میں ہوں تو کیا تو میری بات مان لے گا؟ وہ مسلمان زور شور سے کہے کہ ہم تجھے عیسیٰ بن مریم نہ مانیں گے۔ پھر اس سے کہیں اس کی کیا وجہ ہے وہ کہے اور وجوہات تو اپنی جگہ پہلی بات تو یہ ہے نہ تیرا نام عیسیٰ ہے نہ تیری ماں کا نام مریم ہے نہ تو بغیر باپ کے پیدا ہوا ہے۔ تو

اپنے آپ کو کس منہ سے عیسیٰ بن مریم کہے گا۔

اس کے بعد مرزائی کو مخاطب کر کے کہو کہ تو بتا اگر میں عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویٰ کروں تو مانے گا یا نہ مانے گا۔ جبکہ نہ میرا نام عیسیٰ نہ میری والدہ کا نام مریم ہے۔ اگر تو مجھے عیسیٰ بن مریم نہیں مانتا تو قادیانی کو کیوں مان لیا۔ اس کا نام بھی تو عیسیٰ نہ تھا اس کی ماں کا نام مریم نہ تھا۔ اس کی ماں کا نام چراغ بی بی تھا (رئیس قادیان ج۱ ص۱۳) مرزا قادیانی بغیر باپ کے پیدا نہ ہوا اس کے باپ کا نام غلام مرتضی تھا (رئیس قادیان ج۱ ص۱۰) اور اگر قادیانی کہے کہ میں تجھے عیسیٰ بن مریم مان لوں گا۔ تو اس کو کہو کہ مجھے عیسیٰ بن مریم ماننے کی صورت میں قادیانی کا عیسیٰ بن مریم ہونا بالکل غلط ہو جائے گا۔ اس لئے اپنے ایمان کی تجدید کر۔ دوبارہ سے کلمہ پڑھ اور یاد رکھ کہ نہ میں عیسیٰ بن مریم ہوں اور نہ مرزا قادیانی عیسیٰ بن مریم ہے۔

سوال (۵) : منصوبہ بندی کی ادویہ کا پھیلنا قیامت کی نشانیوں سے کس طرح ہے؟

جواب: زنا کا پھیلنا قیامت کی نشانیوں سے ہے اور منصوبہ بندی کی دوائیں زنا کو پھیلانے کا ذریعہ ہیں اس لئے یہ بھی قیامت کی نشانی بن گئیں۔

حل تمرین نمبر ۱۰

سوال نمبر (۱) : عقیدہ نمبر ۳۹ لکھیں؟

جواب : جب ساری نشانیاں پوری ہو جائیں گی تو قیامت کا سامان شروع ہوگا۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام خدا کے حکم سے صور پھونکیں گے۔ یہ صور ایک بہت بڑی

چیز سینگ کی شکل پر ہے۔ اس صور کے پھونکنے سے تمام زمین وآسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاویں گے۔ تمام مخلوق مرجائے گی اور جو مر چکے ہیں ان کی روحیں بے ہوش ہوجاویں گی۔ مگر اللہ تعالیٰ کو جن کا بچانا منظور ہے وہ اپنے حال پر رہیں گے ایک مدت اسی کیفیت پر گذر جائے گی۔

سوال نمبر (۲) : عقیدہ نمبر ۴۰ لکھیں؟

جواب : پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ تمام عالم پھر پیدا ہوجاوے۔ تو دوسری بار صور پھونکا جائے گا۔ اس سے پھر سارا عالم پیدا ہوجائیگا۔ مردے زندہ ہوجائیں گے۔ اور قیامت کے میدان میں سب اکٹھے ہوں گے۔ اور وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جاویں گئے۔ آخر ہمارے پیغمبر صاحب ﷺ سفارش کریں گے ترازو کھڑی کی جاوے گی بھلے برے عمل تولے جاویں گے۔ ان کا حساب ہوگا۔ بعضے بے حساب جنت میں جاویں گے۔ نیکوں کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں اور بدوں کا بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ پیغمبر ﷺ اپنی امت کو حوضِ کوثر کا پانی پلائیں گے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ پُلصراط پر چلنا ہوگا جو نیک لوگ ہیں وہ اس سے پار ہوکر بہشت میں پہنچ جاویں گے۔ جو بد ہیں وہ اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔

سوال (۳) : کیا قیامت کے منکر آج کل بھی موجود ہیں۔ نیز قیامت کے منکر کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: قیامت کا منکر کافر ہے۔ قیامت کے منکر اب بھی موجود ہیں جو لوگ دنیا میں

اس قدر دل لگا چکے کہ ان کو آخرت کا فکر ہی نہیں۔ کبھی کہتے ہیں بس یہی جہاں ہے آگے کچھ نہیں، قیامت وغیرہ کچھ نہیں۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا اگر پانچ وقت کا نمازی بھی ہو تو کافر ہے۔

سوال (۴) : مندرجہ ذیل کی وضاحت کریں۔ کوثر، پل صراط، میزان۔

جواب: کوثر بہت بڑا حوض ہے جو نبی علیہ السلام کو قیامت کے دن عطا ہوگا جس میں سے آپ امت کو پانی پلائیں گے کیا ہی خوش نصیب ہیں وہ جن کو حوض کوثر کا جام نصیب ہو جائے۔

پل صراط: یہ دوزخ پر بنا ہوا ایک انتہائی باریک راستہ ہے۔ جس پر سے گزرنا ہوگا۔ خدا کے مقبول بندے جلدی سے پار ہو جائیں گے۔ اور منافقین دوزخ میں گر پڑیں گے۔ گناہ گار مومن کچھ عرصے کیلئے دوزخ میں گریں گے پھر اللہ کی مہربانی سے جنت جائیں گے۔

میزان: قیامت کے دن اعمال کو تولنے کیلئے میزان لگائی جائے گی۔ کافر کے اعمال صالحہ کا کوئی وزن نہ ہوگا۔ ایمان والوں کے اعمال کا وزن ان کے اخلاص کے مطابق ہوگا۔

سوال (۵) : نامہ اعمال کیا ہیں اور کس طرح تقسیم ہوں گے؟

جواب: انسان کے تمام اعمال فرشتے لکھتے ہیں۔ قیامت کے دن وہ لکھے ہوئے سامنے آئیں گے۔ ایمان والوں کو دائیں ہاتھ میں سامنے کی طرف سے ملیں گے۔

کافروں کو پیچھے سے بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ مومن نامہ اعمال دیکھ کر انتہائی خوشی سے دکھاتے پھریں گے اور کافر نامہ اعمال دیکھ کر انتہائی غمگین و پریشان ہونگے۔

﴿حل تمرین نمبر ۱۱﴾

سوال نمبر (۱) : عقیدہ نمبر ۴۱ لکھیں؟

جواب : دوزخ پیدا ہو چکی ہے۔ اس میں سانپ اور بچھو اور طرح طرح کا عذاب ہے دوزخیوں میں سے جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور بزرگوں کی سفارش سے نکل کر بہشت میں داخل ہوں گے۔ خواہ کتنے ہیں بڑے گنہگار ہوں اور جو کافر اور مشرک ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ اس سے نکلیں گے اور نہ ان کو موت آئے گی۔

سوال نمبر (۲) : عقیدہ نمبر ۴۲ لکھیں؟

جواب : بہشت بھی پیدا ہو چکی ہے۔ اور اس میں طرح طرح کے چین اور نعمتیں ہیں بہشتیوں کو کسی طرح کا ڈر اور غم نہ ہوگا۔ اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ اس سے نکلیں گے اور نہ وہاں مریں گے۔

سوال نمبر (۳) : عقیدہ نمبر ۴۳ لکھیں؟

جواب : اللہ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دے دے۔ یا بڑے گناہ کو اپنی مہربانی سے معاف فرما دے۔ اور اس پر بالکل سزا نہ دے۔ لیکن بندے کو

چھوٹے گناہ سے بھی بچنا چاہیے اور بڑے گناہ سے بھی۔ بڑا گناہ بڑے بچھو کی طرح اور چھوٹا گناہ چھوٹے بچھو کی طرح ہے۔ یہ نہ دیکھے کہ گناہ چھوٹا ہے یا بڑا بلکہ اس ذات کی عظمت کا لحاظ کرے جس کی نافرمانی کرنے لگا ہے۔

سوال نمبر (۴) : عقیدہ نمبر ۴۴ لکھیں؟

جواب : شرک اور کفر کا گناہ اللہ تعالیٰ کبھی کسی کو معاف نہیں کرتا۔ اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے اپنی مہربانی سے معاف کر دے گا۔ ہاں اگر دنیا میں شرک و کفر سے سچی توبہ کر لی شرکیہ اور کفریہ عقائد و اعمال کو چھوڑ کر ایمان کو قبول کر لیا تو جنت میں جائے گا۔

سوال نمبر (۵) : عقیدہ نمبر ۴۵ لکھیں؟

جواب : جن لوگوں کا نام لے کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ان کا بہشتی ہونا بتا دیا ہے ان کے سوا کسی کے بہشتی ہونے کا یقینی حکم نہیں لگا سکتے۔ البتہ اچھی نشانیاں دیکھ کر اچھا گمان رکھنا اور اس کی رحمت سے امید رکھنا ضروری ہے۔

سوال نمبر (٦) : عقیدہ نمبر ٤٦ لکھیں؟

جواب : بہشت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو بہشتیوں کو نصیب ہوگا۔ اس کی لذت میں تمام نعمتیں ہیچ معلوم ہوں گی۔

سوال نمبر (۷) : عقیدہ نمبر ۴۷ لکھیں؟

جواب : دنیا میں جاگتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو ان آنکھوں سے کسی نے نہیں

دیکھا۔اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے۔

سوال(۸) : کیا جنت دوزخ فنا ہوں گے؟

جواب: نہ جنت دوزخ فنا ہوں گے نہ ان میں رہنے والے۔جو جنت میں جائے گا وہاں سے اس کو نکالا نہ جائے گا اور جو گناہ گار مومن دوزخ جائے گا اللہ تعالیٰ اس کو پاک کر کے جنت میں داخل کرے گا۔گناہ گاروں کی ایک بڑی تعداد انبیاء، اولیا،شہداء،علماء،شیوخ اور حفاظ قرآن کی شفاعت سے جنت جائے گی۔لیکن جو کفر کی موت مرے وہ جنت نہ جائیں گے۔جب سب ایمان والے جنت چلے جائیں گے تو اللہ کے حکم سے جنت دوزخ کے درمیان موت کو ذبح کر دیا جائے گا۔اس کے بعد اعلان ہو گا کہ اب جنتی جنت میں رہیں گے کوئی موت نہیں اور دوزخی دوزخ میں رہیں گے کوئی موت نہیں۔

سوال(۹) : وضاحت کریں کہ جنت کی نعمتوں اور دوزخ کی تکلیفوں کو بیان کرنا آپ ﷺ کی نبوت کی دلیل ہے؟

جواب: قرآن میں جس قدر جنت و دوزخ کی چیزوں کا بیان ہے موجودہ تورات و انجیل میں اس کا دسواں حصہ بھی نہیں۔پھر نبی علیہ السلام نے باوجود اسی ہونے کے اس قسم کی نعمتوں کا ذکر کر دیا جو کسی بڑے سرمایہ ار کے ذہن میں بھی نہیں آتیں۔مثلاً شراب کی نہریں،دودھ کی نہریں،شہد کی نہریں،نہ دنیا میں ہیں نہ سوچ میں آتی ہیں۔

اور قرآن نے دوزخ کی جن سزاؤں کا ذکر کیا وہ بھی کوئی بیان نہ کر سکا۔ یہ دلیل ہے کہ آپ اللہ کے نبی ہیں اور اللہ نے ہی ان باتوں کی آپ کو خبر دی ہے۔

حل تمرین نمبر ۲۱

سوال نمبر (۱) : عقیدہ نمبر ۴۸ اور ۴۹ لکھیں؟

جواب : عمر بھر کوئی کیسا ہی بھلا بُرا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے اس کے موافق اس کو اچھا بُرا بدلہ ملتا ہے۔ آدمی عمر بھر میں جب کبھی توبہ کرے یا مسلمان ہو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے۔ البتہ مرتے وقت جب دم ٹوٹنے لگے اور عذاب کے فرشتے دکھائی دینے لگیں اس وقت نہ تو توبہ قبول ہوتی ہے اور نہ ایمان۔

سوال نمبر (۲) : کفر شرک کی چند باتیں تحریر کریں۔

جواب : کفر اور شرک کی باتوں کا بیان۔

کفر کو پسند کرنا کفر کی باتوں کو اچھا جاننا کسی دوسرے سے کفر کی بات کرانا کسی وجہ سے اپنے ایمان پشیمان ہونا کہ اگر مسلمان نہ ہوتے تو فلانی بات ہوتی یا حاصل ہو جاتی اولاد وغیرہ کسی کے مرجانے سے رنج میں اس قسم کی باتیں کہنا خدا کو بس اسی کو مارنا تھا۔ دنیا بھر میں مارنے کے لئے بس یہی تھا۔ خدا کو ایسا نہ کرنا چاہیے تھا۔ ایسا ظلم کوئی نہیں کرتا جیسا تو نے کیا۔ خدا اور رسول ﷺ کے کسی حکم کو برا سمجھنا اس میں عیب نکالنا کسی نبی یا فرشتے کی حقارت کرنا ان کو عیب لگانا۔

سوال نمبر (۳) : خود کفر نہ کرنا اور دوسرے کو کفر کرنے کا مشورہ دینے والا کیسا ہے؟

جواب : نہ خود کفر کرنا چاہیے اور نہ دوسرے کو کفر کا مشورہ دینا چاہیے کیونکہ دوسرے کو کفر کا مشورہ دینے سے انسان کافر ہو جاتا ہے مثلاً کسی کو مشورہ دیا کہ تو مرزائی بن کر لندن کا ویزہ لے لے۔ وہ مرزائی بنے یا نہ بنے مرزائیت کا مشورہ دینے والا کافر ہو جائے گا۔ اس لئے کسی دوسرے کو بھی غلط مشورہ نہیں دینا چاہیے۔

سوال نمبر (۴) : عورتیں پریشانی میں کیسی باتیں کہہ دیتی ہیں؟۔

جواب : عورتیں پریشانی میں کفریہ باتیں کہہ ڈالتی ہیں مثلاً کسی عورت کا بچہ فوت ہو گیا ہو وہ روئے دھوئے اپنا گریبان پھاڑے اور کہے کہ کیا اللہ نے اسی کو مارنا تھا۔ اور مارنے کیلئے کوئی نہیں تھا بس یہی رہ گیا تھا اور یوں کہنا کہ اتنا ظلم کوئی نہیں کرتا جتنا تو نے کیا یہ سب باتیں کہنا سخت گناہ ہیں۔

سوال نمبر (۵) : حضرت عزرائیل علیہ السلام کو گالی دینا کیسا ہے؟۔

جواب : حضرت عزرائیل علیہ السلام کو بھی گالی نہیں دینی چاہے بعض لوگ حضرت عزرائیل علیہ السلام کو گالی دیتے ہیں کہ یہ جان نکالتا ہے۔ جان تو وہ اللہ کے حکم سے نکالتے ہیں اس لئے اس کو گالی دینا سخت گناہ ہے۔ جو فرشتوں کا دشمن ہے اللہ اس کا دشمن ہے۔

سوال نمبر (۶) : کون سی بات بری ہے؟ عیسیٰ علیہ السلام کی توہین یا مرزا قادیانی کی تعظیم

جواب : عیسیٰ علیہ السلام کی توہین اور مرزا قادیانی کی تعظیم، یہ دونوں باتیں سخت بری ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے نبی تھے ان کی توہین کفر ہے اور قادیانی جھوٹا نبی

تھا اس کی تعظیم کفر ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی تعظیم کرنے والے دو مشہور گروہ ہیں ایک وہ جو مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہیں ان کو قادیانی مرزائی کہتے ہیں دوسرے وہ جو مرزا قادیانی کو نبی نہیں کہتے بلکہ مجدد کہتے ہیں ان کو لاہوری مرزائی کہا جاتا ہے اور مرزائی خواہ قادیانی ہو یا لاہوری دونوں گروہ کافر ہیں خارج از اسلام ہیں۔

سوال نمبر (۷) : کسی کی قبر کا طواف کیوں منع ہے؟

جواب : کسی کی قبر کا طواف نہیں کرنا چاہیے طواف صرف اللہ کے گھر کا کرنا چاہیے قبروں پر جا کر جھکنا بھی نہیں چاہیے۔ جھکنا صرف اللہ کے دربار میں چاہیے۔ لوگ قبروں پر جا کر بہت کچھ کرتے ہیں مگر مردے کو قبر میں پڑے خبر بھی نہیں ہوتی۔

ایک شاعر نے کہا۔ ہمیں کیا جو تربت پہ میلے رہیں گے

تہہ خاک ہم تو اکیلے رہیں گے

سوال نمبر (۸) : خدا کے حکم کے مقابلہ میں کسی بات کا ماننا کب کفر ہے؟۔

جواب : اگر اللہ کے حکم کی دل میں عظمت نہیں ادب احترام نہیں اور دوسرے کے حکم کا ادب واحترام ہے اسی طرح اگر اللہ کے حکم سے محبت نہیں اور دوسرے کے حکم سے محبت ہے تو ان صورتوں میں دوسرے کے حکم کو اللہ کے حکم کے مقابلہ میں ماننا کفر ہے اور اگر دل سے ڈرتا ہے خود کو گناہ گار مانتا ہے بے خوف نہیں تو دوسرے کی بات کو لینا گناہ ہے کفر نہیں۔ اگر کسی کے حکم کو اللہ کی وجہ سے مانتا ہے

جیسے نبی علیہ السلام کی فرمانبرداری کی جاتی ہے کیونکہ اللہ کے رسول ہیں یا جیسے علماء سے مسائل پوچھ کر عمل کیا جاتا ہے تو یہ اللہ کی بندگی میں شامل ہے۔ارشاد فرمایا: "فاسألوا اهل الذكر ان كنتم لاتعلمون "O(الانبیاء:۷) ترجمہ: "پس علم والوں سے پوچھ لو اگر تم کو علم نہ ہو" ہم علماء کرام کے پاس مسئلہ پوچھنے جاتے ہیں ان کو رکوع سجدہ تو نہیں کرتے نماز اللہ کے لئے پڑھتے ہیں کسی اور کے لئے تو نہیں پڑھتے۔

سوال نمبر (۹) : کسی کے نام جانور ذبح کرنا کیسا ہے؟۔مکمل تفصیل لکھیں؟

جواب : کسی کو ثواب پہنچانے کے لئے اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا جائز ہے جیسے کسی کے لئے نفلی قربانی کرنا اور اگر کسی کو خوش کرنے کے لئے اس کے احترام کے لئے جانور ذبح کیا۔اس لیے جانور ذبح کیا کہ فلاں بزرگ ہم سے راضی رہیں اور ہمارے کام بنادیں یا کسی مہمان کو خوش کرنے کے لئے اس کو دکھا کر جانور ذبح کرنا جیسے دُلہا کے سامنے رکھ کر بکرا قربان کرنا۔یہ کفر اور شرک ہے جان اللہ کی دی ہوئی ہے اس کے نام پر قربان ہونی چاہیے آج کل قبروں پر ذبح کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے نام پر ذبح کرتے ہیں یاد رکھیں کہ یہ کام درست نہیں ہے۔کیونکہ اس کے پیچھے یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ وہ بزرگ حاجت روا اور مشکل کشا ہے۔اس طرح وہ ہم سے راضی ہو کر ہمارا کام بنادے گا۔اور یہ شرک ہے۔

سوال نمبر (۱۰) : جن کو دور کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟۔

جواب : جن کو دور کرنے کے لئے مسنون اعمال اور مسنون دعاؤں کی پابندی

کرنی چاہیئے ہر وقت باوضو رہیں قرآن کی تلاوت کریں اور خدا تعالی کی ہر قسم کی نافرمانی سے توبہ کریں اور اگر مجبوری ہو تو کسی صحیح عقیدہ والے عالم سے رابطہ کریں۔

سوال نمبر(۱۱) : اس جملے کا کیا مطلب ہے۔ عالم کے کاروبار کو ستاروں کی تاثیر سے سمجھنا؟

جواب : عالم کے کاروبار کو ستاروں کی تاثیر سے سمجھنا اچھی بُری تاریخ اور دن کا پوچھنا شگون لینا کسی مہینے یا تاریخ کو منحوس سمجھنا کسی دن، تاریخ، مہینے کو منحوس نہیں کہنا چاہیے اور یہ ستاروں کو دیکھ کر بتانا کہ فلاں تارہ نکلے گا۔ تو بارش ہو گی یہ سب غلط ہے۔

سوال نمبر(۱۲) : یہ کہنا درست ہے یا نہیں کہ خدا رسول اگر چاہے گا تو فلانا کام ہو جائے گا؟

جواب : یہ کہنا درست نہیں کہ جب خدا رسول چاہے گا۔ تو فلانا کام ہو جائیگا بلکہ یہ درست ہے کہ جب خدا کا حکم ہو گا۔ تو فلانا کام ہو جائے گا۔

سوال نمبر(۱۳) : کسی بزرگ کی تصویر بطور برکت رکھنا کیسا ہے نیز بزرگوں سے برکت کیسے لی جاسکتی ہے؟

جواب : کسی بزرگ کی تصویر بطور برکت بھی نہیں رکھی جاسکتی۔ بزرگوں سے برکت اسطرح لی جاسکتی ہے۔ کہ کسی بزرگ کی ٹوپی رکھنا یا کوئی کپڑا رکھنا برکت کے طور پر مگر اُس کے احترام میں غلو کرنا قطعاً ناجائز ہے۔

سوال نمبر (۱۴) : چند بدعتیں اور بُری رسمیں لکھیں؟

جواب : قبروں پر دھوم دھام سے میلہ کرنا چراغ جلانا عورتوں کا وہاں جانا چادریں ڈالنا۔ پختہ قبریں بنانا۔ بزرگوں کے راضی کرنے کو قبروں کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا۔ قبر کو چومنا یا چاٹنا خاک ملنا طواف اور سجدہ کرنا قبروں کی طرف نماز پڑھنا۔ مٹھائی چاول گلگلے وغیرہ چڑھانا۔ تعزیہ علم وغیرہ رکھنا اس پر حلوہ ملیدہ وغیرہ چڑھانا یا اس کو سلام کرنا کسی چیز کو اچھوت سمجھنا محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا مہندی مسی نہ لگانا، مرد کے پاس نہ رہنا، لال کپڑا نہ پہننا۔ تیجا چالیسواں وغیرہ کو ضروری سمجھ کر کرنا۔

سوال نمبر (۱۵) : تعزیہ کیا ہے اور اس کا احترام کرنا کیسا ہے؟

جواب : تعزیہ یعنی جلوس وغیرہ نکالنا اس کو تعزیہ کہتے ہیں اور یہ شیعہ لوگ نکالتے ہیں۔ اس کا احترام بھی نہیں کرنا چاہیے اور اس کا احترام کرنا سخت گناہ ہے۔

سوال نمبر (۱۶) : قبرون کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب : قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا بالکل غلط کام ہے۔ کیونکہ صرف قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنی چاہیے۔ قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا بدعت ہے اور بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔

سوال نمبر (۱۷) : محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا بُری رسم کیسے ہے؟

جواب : کچھ لوگ سارا سال پان کھاتے ہیں مگر محرم کے مہینے میں پان کھانا چھوڑ دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ محرم میں پان نہیں کھانا چاہیے یہ ایک بری رسم ہے۔

سوال نمبر (۱۸) : چند بڑے گناہ لکھیں۔

جواب : خدا کے ساتھ شرک کرنا۔ ناحق خون کرنا۔ وہ عورتوں جس کی اولاد نہیں ہوتی بعض ایسے ٹوٹکے کرتی ہیں کہ دوسرے کا بچہ مر جائے اور ہمارے ہاں اولاد ہو یہ بھی اس ناحق خون میں داخل ہے۔ ماں باپ کو ستانا۔ زنا کرنا۔ لڑکیوں کا حصہ میراث کا نہ دینا۔ یتیموں کا مال کھانا بعضی عورتیں خاوند کے سارے مال اور جائیداد پر قبضہ کر کے چھوٹے بچوں کا حصہ اُڑاتی ہیں۔ یہ بھی اس میں شامل ہے۔

سوال نمبر (۱۹) : ٹی وی اور ویڈیو گیم کیوں منع ہے؟

جواب : ٹی وی اور ویڈیو گیم اس لئے منع ہے کہ اس سے معاشرے میں بے حیائی بڑھتی ہے اور اس سے بچے برباد ہو جاتے ہیں۔ اُن کو نماز اور تعلیم کی فکر نہیں ہوتی اور ماں باپ کے بھی نافرمان ہو جاتے ہیں ان کو دیکھنے سے نظر بھی کمزور پڑ جاتی ہے۔

سوال نمبر (۲۰) : سود کا نقصان تحریر کریں۔

جواب : سود بہت سخت گناہ ہے۔ جو لوگ سود کا کاروبار کرتے ہیں اور سود کی کمائی کھاتے ہیں وہ اپنا پیٹ دوزخ کی آگ سے بھر رہے ہیں۔ سود کا نقصان یہ ہے کہ اس سے کاروبار بڑھتا نہیں بلکہ گھٹتا ہے۔ سودی کاروبار سے پیسہ گم ہو جاتا ہے یا چوری ہو جاتا ہے یا کسی بیماری وغیرہ میں لگ جاتا ہے یا اولاد نافرمان ہو جاتی ہے یا گھروں میں نا چاقی پیدا ہو جاتی ہے اور انسان کو سکون حاصل نہیں ہوتا۔ سود لینے والے کے دل میں لالچ بڑھ جاتا ہے اس کو صدقہ زکوٰۃ دینے کی توفیق نہیں ہوتی اور

نہ کسی غریب اور بیمار پر ترس آتا ہے اس کو صرف اپنی ذات سے غرض ہوتی ہے۔
تجارت میں انسان کو نقصان کا خطرہ ہوتا ہے۔اس لئے اللہ سے نفع کی دعا کرتا ہے
اور اس کی طرف متوجہ رہتا ہے۔جبکہ سود لینے والا یقین کرتا ہے کہ اس کو نفع ہی ہوگا
اس لئے وہ اللہ کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔

سودی کاروبار چونکہ اللہ تعالی سے جنگ ہے اس لئے سود سے نقصان ضرور
ہوتا ہے انسان کے پاس جب روپیہ زیادہ آجاتا ہے تو اس کا خرچ بھی بڑھ جاتا
ہے اس طرح انسان سود پر قرض لے کر جلد استعمال کر بیٹھتا ہے وہ سوچتا ہے کہ میں
سود سمیت قرض ادا کردوں گا اس کو اس وقت ہوش آتی ہے جب جب سود پر لیا ہوا
قرض ضائع ہوجاتا ہے اور انسان قرض اور سود کے بوجھ تلے دب چکا ہوتا ہے پھر
چند سالوں میں وہ سود اصل رقم سے بڑھ جاتا ہے اور انسان کا دکان مکان تک
فروخت ہوجاتا ہے۔

سوال نمبر (۲۱) : نیک بندے کے پاس تنہائی میں رہنا کیسا ہے جبکہ وہ غیر محرم ہو؟
جواب : کسی بھی غیر محرم کے پاس عورت کو تنہائی میں نہیں رہنا چاہیے اگر چہ وہ
نیک ہی کیوں نہ ہو۔اسی طرح اگر غیر محرم ڈاکٹر یا حکیم یا استاد ہو اُس کے پاس بھی
تنہائی میں نہ رہنا چاہیے۔

سوال نمبر (۲۲) : گناہوں کے کچھ نقصانات ذکر کریں۔
جواب : گناہوں کے چند نقصانات درج ذیل ہیں۔

علم سے محروم رہنا۔ روزی کم ہو جانا۔ خدا کی یاد سے وحشت ہونا۔ آدمیوں سے وحشت ہونا خاص طور پر نیک بندوں سے۔ اکثر کاموں میں مشکل پڑ جانا۔ دل میں صفائی نہ رہنا۔ دل میں اور بعض دفعہ تمام بدن میں کمزوری ہو جانا۔ طاعت سے محروم رہنا۔ عمر گھٹ جانا۔ توبہ کی توفیق نہ ہونا۔ گناہ کی بُرائی کا دل سے جاتے رہنا۔ اللہ کے نزدیک ذلیل ہونا۔ دوسری مخلوق کو اُس کا نقصان پہنچنا اور اس وجہ سے اُس پر لعنت کرنا۔ عقل میں فتور ہو جانا۔

سوال نمبر (۲۳) : ٹی وی اور ویڈیو گیم کی کچھ نحوستیں تحریر کریں۔

جواب : ٹی وی اور ویڈیو گیم کی سب سے بڑی نحوست یہ ہے کہ گھر میں بے برکتی پڑتی ہے اور ٹی وی دیکھنے سے انسان کو وقت کی پرواہ نہیں رہتی۔ ٹی وی کو دیکھتے ہوئے نہ اُسے نمازوں کی پرواہ ہوتی ہے نہ کسی اور کام کی۔

سوال نمبر (۲۴) : عبادت اور خدا کی فرماں برداری کے چند فائدے تحریر کریں۔

جواب : روزی کا بڑھنا۔ طرح طرح کی برکت ہونا۔ تکلیف اور پریشانی دور ہونا۔ مرادوں کے پورا ہونے میں آسانی ہونا۔ لطف کی زندگی ہونا۔ بارش ہونا۔ ہر قسم کی بلا کا ٹل جانا۔ اللہ تعالیٰ کا مہربان اور مددگار رہنا۔ فرشتوں کو حکم ہونا کہ اس کا دل مضبوط رکھو۔ سچی عزت و آبرو ملنا۔ مرتبے بلند ہونا۔ سب کے دلوں میں اُس کی محبت ہو جانا۔ قرآن کا اُس کے حق میں شفیع ہونا۔ مال کا نقصان ہو جائے تو اُس سے اچھا بدلہ مل جانا۔ دن بدن نعمت میں ترقی ہونا۔ مال بڑھنا۔ دل میں راحت اور تسلی رہنا۔

یاد رہے کہ نیکیوں یا برائیوں کے اثرات کبھی جلدی ظاہر ہوتے ہیں کبھی دیر سے۔ مثلاً ایک شخص جوانی میں بیوی پر ظلم کرتا رہا جب بوڑھا ہوگیا تو بیوی نے بچوں سے کہلوا کر گھر سے نکلوا دیا۔ اب ہر طرف ذلیل و رسوا ہوتا ہے۔ جوانی میں عورت نے بے پردگی کی بڑھاپے میں طلاق ہوگئی۔ جو لوگ جوانی خدا کی نافرمانی میں گزار دیتے ہیں اگرچہ وہ خوبصورت ہوں مگر بڑی عمر میں ان کے چہرے بے رونق ہو جاتے ہیں۔ اور جو لوگ جوانی تقویٰ طہارت سے گزارتے ہیں جب ان کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے ان کا چہرہ نہایت بارونق ہو جاتا ہے لوگ ان کی عزت کرتے ہیں ان کی خدمت کو اپنے لئے ثواب جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایمانِ حقیقی کی حلاوت نصیب فرمائے اور کامل دین پر استقامت سے چلنے والا بنائے (امین)۔

"ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنامن لدنك رحمةً انك انت الوهاب"۔ وصلى الله علىٰ خير خلقهٖ سيدنا و محمد وآلهٖ واصحابهٖ اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين○۔